جملہ حقوق محفوظ

محبت نامے

مصنفہ

بابو ستیش چندر چکرورتی

مترجمہ

پروفیسر رام سروپ کوشل

مترجم بدنصیب - ال پورنا کا مندر وغیرہ

سنہ ۱۹۳۰ء

دارالاشاعت پنجاب لاہور

قیمت ۸/

باردوم

Taj Tahir Foundation

جملہ حقوق محفوظ

میاں بیوی کے خطوط

مترجمہ

پروفیسر رام سروپ کوشل۔ وِدّیا بھوشن

مترجمہ اَن پورنا کا مندر۔ شاہ جہان وغیرہ

۱۹۳۰ء

دارالاشاعت پنجاب لاہور

قیمت ۸ر

بار دوم

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

گزارش

یہ چھوٹی سی کتاب بابو ستیش چندر چکرورتی کی نہایت دلچسپ و مقبول عام بنگلہ تصنیف "سوامی استریر پتر" کا اُردو ترجمہ ہے + اسے لفظی ترجمہ نہیں کہا جاسکتا۔ کیونکہ میں نے جابجا چند ضروری باتیں ایزاد کردی ہیں۔ جو مصنف نے اصل کتاب سے نظرانداز کردی تھیں + اس کتاب کے کئی ایڈیشن بنگالی زبان میں شائع ہوئے۔ اور اس کی ہزاروں جلدیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئیں + شائقین نے خوب دل کھول کر قدردانی کی + جونہی بنگلہ کتاب میرے ہاتھ میں آئی۔ فوراً میرے دل میں خیال آیا۔ کہ اُردو علم ادب میں اس قسم کی کتابوں کی افسوس ناک کمی نظر آتی ہے۔ اس لئے میں نے جھٹ اس کا ترجمہ کر ڈالا +

چکرورتی بابو نے اصل کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے:-

"روکھی پھیکی اور بے مزہ نصیحتوں ہی سے ہر وقت کام نہیں چل سکتا۔ سودمند باتیں اور بیش قیمت نصیحتیں ہنسی اور دل لگی کے ساتھ بیان کردینے سے مفید اور دیرپا نتائج نکلنے کی اُمید کی جاسکتی ہے + اسی اصول کو پیش نظر رکھ کر یہ خطوط لکھے گئے ہیں۔ اور اُمید ہے۔ کہ

Taj Tahir Foundation

ان کو پڑھ کر جہاں نوجوان مردوں اور عورتوں کی تفریح طبع ہوگی۔ وہاں وہ کچھ نہ کچھ اچھی باتیں بھی سیکھ جائیں گے + اس چھوٹی سی کتاب میں زندگی کے بعض نہایت ضروری اور اہم معاملات کی طرف ان کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی گئی ہے + اگر اس کے مطالعہ سے نوجوان مردوں اور عورتوں کو ذرا بھی فائدہ پہنچ سکا۔ تو میں سمجھوں گا۔ کہ میری محنت ٹھکانے لگ گئی"۔ ۔ ۔ ۔ +

میں بھی صرف اس قدر عرض کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر میرے نوجوان بھائیوں اور بہنوں نے اس کے مطالعہ سے عملی طور پر مستفید ہونے کی کوشش کی۔ اور قدرشناس پبلک نے میری محنت کی داد دیکر میری حوصلہ افزائی کی۔ تو میں عنقریب اسی طرز کی چند عام فہم اور مفید کتابیں ناظرین کی خدمت میں پیش کروں گا +

نیازمند

مترجم

۲۲- ستمبر ۱۹۲۳ء

شوہر کا خط

Taj Tahir Foundation

میری پیاری بملا!

جب میں گھر سے چلنے لگا تھا۔ تو تم نے سر جھکا کر کہا تھا "کلکتہ پہنچتے ہی چٹھی لکھنا" تمہارا اُس وقت کا اُداس چہرہ اور تمہاری باتیں مجھے ہر گھڑی یاد آتی رہتی ہیں۔ میں یہاں اس علیحدہ کمرے میں تنہا بیٹھا ہوا تصوّر کی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔ کہ تم اپنی خواب گاہ میں پلنگ پر لیٹی ہوئی ہو +

راستے میں مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ لیکن جب تمہاری باتیں یاد آتی تھیں۔ تو کلیجہ منہ کو آجاتا تھا۔ اور چھاتی دھک دھک کرنے لگتی تھی۔ یہاں پہنچ کر کھانے سے فارغ ہوا۔ تو ذرا آرام کرنے کے بعد فوراً ہی میں تمہیں خط لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔ مگر میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ کہ کیا لکھوں + کاغذ قلم دوات لے کر بیٹھ جانے کے بعد کوئی

بات ہی دل میں نہیں آتی۔ اور تمہیں خط نہ لکھوں۔ یہ بھی نہیں ہوسکتا+ خیر! جب کاغذ قلم لے کر بیٹھ گیا ہوں۔ تو جو کچھ سمجھ میں آئے گا۔ لکھ کر چٹھی پوری کر ہی دوں گا +

اس دفعہ گھر جاتے وقت سوچا تھا۔ کہ بعض ضروری معاملات پر تم سے کچھ گفتگو کروں گا۔ مگر یہاں واپس آ کر دیکھتا ہوں۔ کہ تم سے کوئی بات ہی نہیں کی۔ دل کی باتیں دل ہی میں رہ گئیں +

تم اب لڑکی نہیں ہو۔ لڑکپن گزار چکی ہو۔ اس لئے بے پروائی سے اپنے فرائض بجالانا اور سیکھنے کی طرف توجہ نہ دینا تمہیں زیب نہیں دیتا+ یہ سچ ہے۔ کہ اماں ابھی زندہ ہیں۔ اور گھر بار کے کام دھندے کی دیکھ بھال کر لیتی ہیں۔ مگر کے دن کے لئے؟ جب وہ ہم سب کو چھوڑ کر سورگ کو سدھاریں گی۔ تو خانہ داری کا بڑا بھاری بوجھ تمہارے ہی سر پر پڑے گا+ اس لئے تمہیں ابھی سے یہ سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ تمہارے فرائض کیا ہیں۔ خانہ داری کی زندگی کسے کہتے ہیں۔ خانہ داری کے فرائض بجا لاتے ہوئے تمہیں کس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے۔ نوکروں چاکروں۔ لونڈیوں۔ خادماؤں۔ ہمسایوں اور باہر کے لوگوں کے ساتھ تمہیں کس طریق سے پیش آنا چاہئے+ اس قسم کی باتوں سے اپنی واقفیت بڑھاؤ+ اماں کو تم ایک نمونہ سمجھ کر ہر بات میں اُن کی پیروی کرنے کی کوشش کرو+ انہی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے میں تمہاری بہتری ہے+ وہ جو نصیحت

کریں۔ یا حکم دیں۔ اُسے دل و جان سے حرف بحرف بجا لاؤ۔ بیٹی کی طرح
ان کی خدمت اور فرماں برداری اور ہر گھڑی اپنے نیک کاموں کے
ذریعے اُنہیں راضی اور خوش رکھو۔ یہ بات اچھی طرح سے ذہن نشین
کرلو۔ کہ اُن کی دعائے خیر ہی سے ہم سب کا بھلا ہوگا۔ بہ خلاف اس
کے اگر وہ ہماری کسی بات یا ہمارے کسی فعل سے ناخوش ہو کر آہ
بھریں گی۔ تو اس سے ہمیں بڑا نقصان پہنچے گا۔

اگر تم اُنہیں خوش رکھ سکو گی۔ تو اُن کی دعائے خیر سے تمہاری
زندگی کا سفر آرام سے کٹ جائے گا۔ لیکن اگر تم نے کوئی کڑی بات
کہی۔ یا اپنے کسی فعل سے اُن کے نرم و نازک دل کو صدمہ پہنچایا۔
اور اس کے باعث اُن کی آنکھوں سے ایک آنسو بھی گرا۔ تو یقین مانو۔
کہ وہی ایک بوند ہزار بوندیں ہو کر ایک نہ ایک دن تمہاری آنکھوں
سے باہر نکلے گی۔ اور رخساروں سے لے کر تمہاری چھاتی تک کو تر
کردے گی۔

یہ میں اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ کہ تم دلی عقیدت سے اپنی ساس
کی خدمت کرتی ہو۔ اور اُن کے ساتھ تمہارا سلوک بھی بہت اچھا ہے
اس بات پر میں تم سے نہایت خوش ہوں۔ اس کے باوجود میں
نے تمہیں یہ نصیحت کرنا فرض سمجھا۔ اُمید ہے۔ کہ آیندہ تم اس بارے
میں اَور بھی زیادہ محتاط رہو گی۔

اس چٹھی میں زیادہ نہیں لکھا جاسکتا۔ تمہارا خط وصول کرنے کے

لئے میرا دل بہت بے تاب ہو گیا ہے۔ اس لئے جلد جواب بھیج کر مجھے خوش کرو + گھر سے روانہ ہوتے وقت میں جو باتیں تمہیں سمجھا آیا تھا۔ اُنہیں بھول نہ جانا۔ اور اُن پر عمل کرنے سے کبھی مُنہ نہ موڑنا +

میں خیریت سے ہوں۔ اماں کی صحت اور اپنی خیروعافیت کا حال لکھنا +

تمہارا دعاگو

بیوی کا جواب

Taj Tahir Foundation

میرے پیارے اور قابلِ تعظیم شوہر!

عرض یہ ہے کہ میں اس بات کا اظہار خط کے ذریعے نہیں کر سکتی۔ کہ آپ کا محبّت نامہ وصول کر کے مجھے کس قدر خوشی حاصل ہوئی ہے۔ گھر سے آپ چلے گئے۔ تو کئی روز تک میری طبیعت بہت خراب رہی۔ کچھ اچھا نہیں لگتا تھا۔ کوئی بھی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ اور میں بہت دیر تک تنہائی ہی میں بیٹھی رہتی تھی۔ مگر اب آپ کا خط آنے سے دل کو بہت کچھ تسکین ہو گئی ہے +

یہ معلوم کر کے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ راستے میں آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی + آپ غیر متوقع طور پر چلے گئے تھے۔

اس سے مجھے بڑا فکر ہوگیا تھا۔ مگر اب آپ کا خط آجانے سے پرماتما کی مہربانی سے وہ فکر دور ہوگیا ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلکتہ کے مکان میں رہنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس کے متعلق اگر آپ مہربانی کر کے اپنی اس لونڈی کو سچّی سچّی بات لکھ دیں۔ تو بہت اچھا ہو ÷

ساس جی کے ساتھ جیسا سلوک روا رکھنے کے لئے آپ نے لکھا ہے۔ میں جہاں تک ممکن ہوگا۔ ویسا ہی سلوک کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھوں گی۔ وہ مجھ سے بہت محبّت کرتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ میری سگی ماں بھی مجھ سے اتنی محبّت کرتی ہیں۔ یا نہیں۔ وہ اس بات کی بڑی کوشش کرتی ہیں۔ کہ مجھے کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ مجھے آرام ملے۔ اور میں گھر بار کے کام کاج میں ماہر ہو جاؤں۔ جب مجھ سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے۔ تو وہ مجھے چپکے سے سمجھا دیتی ہیں۔ اور ہمیشہ خندہ پیشانی سے مجھے نصیحت کیا کرتی ہیں۔ اُن کے ماتھے پر کبھی بل نہیں آنے پاتا۔ تلسی داس جی نے سچ فرمایا ہے۔ "ادب سے اور دل لگا کر ساس سُسر کی خدمت کرنے کے برابر اور کوئی دھرم نہیں ہے" ÷

اس کے باوجود اگر میں اُن کے ساتھ بُرا سلوک کروں۔ اور انہیں کسی قسم کی تکلیف دوں۔ یا اُن کی خدمت گزاری کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی کروں۔ تو یقین ہے۔ کہ مجھے دوزخ میں بھی جگہ

نہ ملے گی +

یہ میری پہلی چٹھی ہے۔ یہ بات آپ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ آج تک میں نے کبھی کسی کو چٹھی نہیں لکھی + یہی وجہ ہے۔ کہ میرا ہاتھ کانپتا ہے۔ اور اسی لئے میں اس دفعہ زیادہ نہیں لکھ سکی + یہ ایک ہی چٹھی لکھنے کے لئے میں نے تین چٹھی کے کاغذ خراب کئے ہیں + یہ خط بھی کہیں کہیں سیاہی کے دھبے پڑجانے سے گندہ ہوگیا ہے۔ اس سے آپ دل میں خفا نہ ہوں، میں نے سب باتیں آپ سے صاف صاف عرض کردی ہیں، امید کرتی ہوں۔ کہ آپ مجھے بے وقوف و جاہل سمجھ کر مجھ سے نفرت نہ کریں گے۔ اور مجھے اپنی ادنیٰ لونڈی جان کر ہمیشہ اپنے قدموں میں جگہ دیں گے +

گھر میں سب لوگ بخیریت ہیں۔ آپ اپنی خیروعافیت کی خبر بھیج کر میرے بے چین دل کا فکر دور کیجئے۔ میری آپ سے یہی درخواست ہے +

آپ کی خدمت گزار

شوہر کا خط

میری پیاری!

تمہارا خط ملا۔ نہایت خوشی ہوئی، مجھے یہ خواب وخیال

بھی نہ تھا۔ کہ تم اس قدر جلد میرے خط کا جواب لکھوگی + خط چھوٹا ضرور تھا۔ مگر پھر بھی مجھے ایسا پیارا لگا۔ کہ تین چار بار پڑھے بغیر تسکین نہ ہوئی۔ اپنے ہاتھ سے لگائے اور پرورش کئے ہوئے درخت کا پھل جس قدر میٹھا اور پیارا لگا کرتا ہے۔ تمہارا خط مجھے اس سے بھی اچھا لگا +

آج میرے دل میں طرح طرح کے خیالات اُمڈے آرہے ہیں + تین سال کا عرصہ ہُوا۔ تمہارے ساتھ میری شادی ہوئی تھی + شادی ہوجانے کے ایک سال بعد تک تمہارے ساتھ میری بات چیت ہی نہیں ہوئی + زیادہ کیا کہوں۔ وہ دن مجھے اچھے نہیں لگے + اس وقت مجھے یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ تمہاری طبیعت کیسی ہے۔ میں یہ بھی نہیں جانتا تھا۔ کہ تمہیں لکھنا پڑھنا بھی آتا ہے۔ یا نہیں + لوگوں کی زبانی میں جو کچھ سُنتا تھا۔ اس سے میرا دل مطمئن نہیں ہوتا تھا + اس کے بعد جب تم سے پہلی مرتبہ ملاقات ہوئی اُس وقت بات چیت ہونے پر یہ معلوم ہوا۔ کہ تم نے صرف "اُردو کی دوسری کتاب" تک پڑھا ہے + اُسی وقت سے میں نے تمہیں پڑھانے لکھانے کی ذمہ داری اپنے سر لی۔ اور اُس دن سے لے کر آج تک میں لگاتار یہ کوشش کرتا چلا آرہا ہوں کہ دنیاداری کے متعلق تمہاری واقفیت بڑھے +

کیا تمہیں اُن دِنوں کی باتیں یاد ہیں؟ ایک روز میں تمہارے

Taj Tahir Foundation

لئے تین کتابیں لایا تھا۔ تم انہیں دیکھتے ہی دریائے حیرت میں ڈوب گئی تھیں۔ اور تم نے کہا تھا۔ "یہ کتابیں لے کر میں کیا کروں گی؟ اتنی مشکل کتابیں تو شاید میں تین سال میں بھی ختم نہیں کر سکونگی" لیکن ابھی پورے تین ماہ بھی نہ ہوئے تھے۔ کہ تم نے وہ تینوں کتابیں پڑھ ڈالیں۔

آج وہ سب باتیں مجھے یاد آ رہی ہیں۔ تم دن کے وقت میرے پاس بیٹھ کر لکھا پڑھا کرتی تھیں۔ سیکھنے میں تمہیں شرم آتی تھی۔ اور میں بھی زبردستی تمہاری وہ شرم دور کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ اسی لئے کسی کسی دن ہم دونوں کو آدھی آدھی رات تک جاگتے رہنا پڑتا تھا۔ مجھے یہ لکھتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے۔ کہ اُن دنوں پڑھائی لکھائی کے متعلق میں کبھی کبھی تمہارے ساتھ سختی کا سلوک بھی کر بیٹھتا تھا۔ جب کبھی وہ باتیں مجھے یاد آ جاتی ہیں۔ تو میرے دل پر بڑی چوٹ لگتی ہے۔ مگر کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ اب گئی گزری باتوں سے مجھے کوئی واسطہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ تکلیف۔ وہ محنت اور وہ رات رات بھر جاگنا آج بار آور ہؤا۔

مجھے یہ دیکھ کر بیحد خوشی ہوئی۔ کہ تم نے اس قدر علم حاصل کر لیا ہے تمہاری چٹھی میں کہیں کہیں کچھ غلطیاں ضرور ہو گئی ہیں۔ لیکن ان کا کچھ حرج نہیں۔ ہمارے ملک کی قریب قریب سبھی عورتیں ایسی غلطیاں کیا کرتی ہیں۔ میں یہی بالکل کافی سمجھتا ہوں۔ کہ اتنے تھوڑے دنوں میں

تم قلم کے ذریعے ایسی صاف اور سادہ زبان میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کرنے کے قابل ہوگئی ہو۔ اگر تم اسی طرح مشق اور کوشش کروگی۔ تو اس میں شک نہیں۔ کہ تم بہت ترقی کرلوگی ٭

میں کلکتے میں ایک طرح سے آزاد اور خوش ہی ہوں۔ اس کے لئے تمہارے گھبرانے کی ضرورت نہیں ٭ یہ ضرور لکھو کہ چلتے وقت تم سے جن کتابوں کے مطالعہ کی تاکید کر آیا تھا۔ اُن کو تم نے شروع کیا یا نہیں ٭

تم نے اپنی چٹھی میں تلسی داس جی کا جو قول درج کیا ہے۔ وہ رامائن میں درج ہے۔ اُسے تمہارے ہاتھ سے لکھا ہوا دیکھ کر مجھے نہایت خوشی ہوئی ٭ چنانچہ آج بذریعہ ڈاک میں تمہیں رامائن کی ایک سنہری جلد بطور تحفہ بھیجتا ہوں ٭ جو کتابیں پہلے بھیجی جا چکی ہیں جب اُن کا مطالعہ کر چکو۔ اُس وقت اسے شروع سے آخر تک پڑھنے کی کوشش کرنا ٭ رامائن ایک نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے مطالعہ سے تمہیں بہت فائدہ پہنچے گا۔ کتاب کو ضخیم دیکھ کر یا روکھی اور بے مزہ سمجھ کر یونہی نہ رکھ دینا ٭ اگر تم محنت کرکے اسے ایک بار پڑھ لوگی۔ تو دیکھوگی۔ کہ یہ روکھی یا بے مزہ نہیں ہے ٭ یہ عمدہ عمدہ نصیحت آمیز کہانیوں سے بھری پڑی ہے اگر دوچار صفحے پڑھنے پر تمہیں یہ مشکل معلوم ہوئی۔ اور تم نے اسے بند کرکے رکھ دیا۔ تو پھر کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اس کے الفاظ اور خیالات خاص طور پر پیشِ نظر

Taj Tahir Foundation

رکھنے چاہئیں۔ اور جو کتاب پڑھی جائے۔ اُس میں جو خیالات درج ہوں۔ ان کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ صرف کتاب کی ورق گردانی ہی سے کام نہیں چلتا۔ کتاب کے مطالب کو سمجھنا چاہیئے۔ اس کی زبان اور طرزِ تحریر پر نظر رکھنی چاہیئے۔ اور اُس کی خوبیاں اور بُرائیاں معلوم کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ ان سب باتوں کا دھیان رکھ کر ایک کتاب کے پڑھنے سے جس قدر علم اور فائدہ حاصل ہوگا۔ اُس قدر بے دلی اور بے پروائی کے ساتھ پچاس کتابیں پڑھنے سے بھی نہیں ہو سکتا۔

امّاں کے بارے میں تم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اُسے پڑھ کر مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ یہ امر میرے لئے موجب مسرّت ہے۔ کہ تم اُن کی خوبیوں کی دل سے قدر کرتی ہو۔ اور انہیں اپنے سامنے بطور نمونہ رکھ کر اُن کی نصیحت کے مطابق اپنا چلن بنانا چاہتی ہو۔ مگر یاد رکھنا۔ صرف ایک ساس ہی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے تم اپنا فرض پورا نہیں کر سکو گی۔ نوکروں چاکروں ماماؤں۔ خادماؤں اور باہر والوں کے ساتھ بھی تمہیں اچھا سلوک کرنا ہوگا۔ اور اس بات کی احتیاط رکھنی پڑے گی۔ کہ جو لوگ تمہارے زیرِ سایہ ہیں۔ انہیں آرام اور چین کی زندگی نصیب ہے۔ یا نہیں۔ کسی حالت میں بھی سنجیدگی کو ہاتھ سے نہ دینا۔ اور اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ غیر ضروری یا بے مصرف باتیں کر کے اُن کی نگاہوں میں اپنا وقار

کم نہ کرنا۔

بعض عورتیں اپنے خدمت گاروں اور ماماؤں کے ساتھ ایسا مذموم سلوک روا رکھتی ہیں۔ کہ کوئی بھی اُن کا حکم بجا نہیں لاتا۔ اور اُن سے خوش نہیں رہتا۔ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ گھر کے مالک یا مالکہ کا نوکروں پر کچھ دباؤ بھی رہنا چاہئے۔ اور کچھ کچھ اُن سے پیار کرنا بھی ضروری ہے۔ خوف اور عقیدت دونوں ایک ساتھ ہونی چاہئیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جو عورت اپنے سلوک کے ذریعے نوکروں چاکروں۔ ہمسایوں۔ اپنوں اور پرایوں کی نظروں میں قابل عزت و محبت نہیں بن سکتی۔ وہ چاہے کیسی ہی حسین ہو۔ اُس میں کتنی ہی خوبیاں ہوں۔ وہ کتنی ہی تعلیم یافتہ ہو۔ اَن پڑھ سے بھی بدتر ہے۔ مجھے ایسی جاہل عورتوں سے بڑی نفرت ہے۔ تھوڑے ہی دنوں میں خانہ داری کا بوجھ تمہارے سر پر پڑ جائے گا۔ اس لئے ابھی سے محتاط ہو جاؤ۔ آج ہی سے اپنے فرائض معلوم کرنے کی کوشش کرو۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے۔ کہ اپنے فرائض بجا لانا سیکھ جاؤ۔

اب یہ چٹھی یہیں ختم کرتا ہوں۔ گو چٹھی ختم ہو گئی۔ لیکن دل کی باتیں ختم نہیں ہوئیں۔ وہ اُمنڈتی ہی چلی آ رہی ہیں۔ خیر اب اگلی چٹھی میں زیادہ مفصل طور پر لکھوں گا۔ لو۔ اب رخصت!

تمہارا پیارا

بیوی کا جواب

میرے سچے رفیق!

آپ کا نصیحت بھرا خط پڑھ کر مجھے جس دلی مسرّت کا احساس ہُوا۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتی + پہلے پہل آپ کا خط ملنے پر مجھے شرم سی آئی تھی۔ مگر اب دیکھتی ہوں۔کہ اس کے مطالعہ سے مجھے بے انتہا خوشی ہو رہی ہے + یہی وجہ ہے۔کہ میں آپ کی چٹھی کے لئے اس قدر بے چین رہا کرتی ہوں + یہ ایک قدرتی امر ہے۔کہ جسے جس چیز سے محبّت ہوتی ہے۔یا آرام چین ملتا ہے۔وہ اُسے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ بے چین رہا کرتا ہے + آپ اس لونڈی پر مہربانی فرما کر اس قدر جلد جلد خط لکھتے ہیں۔اس سے میری خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔اور میرا حوصلہ بڑھ جاتا ہے + مجھے آپ کا خط پڑھ کر جس قدر خوشی ہوتی ہے۔اتنی خوشی اس وقت محسوس نہیں ہوتی۔جب میں آپ کو خط لکھتی ہوں۔کیونکہ جب میں آپ کو چٹھی لکھنے بیٹھتی ہوں۔اُس وقت اتنی باتیں میرے خیال میں آجاتی ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی اچھی طرح نہیں لکھی جاتی، دل کی باتیں دل ہی میں رہ جاتی ہیں۔جو کچھ لکھتی ہوں۔وہ بھی صاف نہیں ہوتا۔حروف اچھے نہیں بنتے۔کئی غلطیاں

Taj Tahir Foundation

ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ اُسے آپ کے پاس بھیجنے میں شرم آتی ہے، جونہی میرے دل میں یہ خیال آتا ہے۔ کہ آپ محبّت کی وجہ سے میرے خط کی تعریف کرتے ہیں۔ تو مجھے اَوربھی زیادہ شرم آگھیرتی ہے، لیکن اُس وقت وہ سب شرم وحیا جاتی رہتی ہے۔ جب میں دل میں یہ سوچتی ہوں۔ کہ مجھ میں اور آپ میں کچھ فرق نہیں ہے، آپ کے سامنے مجھے اپنی بے وقوفی ظاہر کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ اس لئے جو کچھ لکھ سکتی ہوں۔ وہی لکھ کر بھیج دیتی ہوں +

آپ کی بتائی ہوئی کئی کتابوں کا مطالعہ کر چکی ہوں، آپ نے مجھے رامائن کی جو خوب صورت جلد بھیجی ہے۔ اُسے میں ضرور پڑھوں گی، آج ہی سے پڑھنا شروع کرتی ہوں۔ دعا کیجئے۔ کہ آپ کی نیک نصیحت پر عمل کر کے اپنی زندگی کو کامیاب بنا سکوں، آپ ایسا شوہر پا کر میں اپنے آپ کو نہایت خوش قسمت سمجھتی ہوں آپ مہربانی کر کے اس ناچیز لونڈی کی بہتری کے لئے دل وجان سے کوشش کرتے ہیں، اس کے باوجود اگر میں آپ کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک آدھ بھی اپنے میں پیدا نہ کر سکی۔ تو میں سمجھوں گی۔ کہ مجھ ایسی بدنصیب عورت دنیا میں شاید ہی کوئی اور ہوگی، اُس وقت میں یہ بھی سمجھوں گی۔ کہ میں آپ کو تکلیف ہی دینے کے لئے پیدا ہوئی ہوں، کیا کہوں۔ مجھے ذرا بھی تمیز نہیں۔ بھلے برے

کی پہچان نہیں۔ اور ہر ایک کام مجھ سے بگڑ ہی جاتا ہے + لیکن جب آپ کسی بارے میں مجھے کچھ سمجھا دیتے ہیں۔ تو میرے سب شکوک رفع ہو جاتے ہیں +

خوش دامن صاحبہ کی جسمانی حالت اچھی ہے + جیٹھانی وغیرہ کبھی کبھی جھگڑے بکھیڑے کی باتیں کر کے اُنہیں تکلیف دیتی رہتی ہیں + اس سے میرے دل پر بڑی چوٹ لگتی ہے۔ مگر کیا کروں؟ میں حتے الامکان اُن کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہوں + مجھ پر اُن کی بڑی عنایت ہے۔ اور محبت بھی + یہی وجہ ہے۔ کہ جب میں اُن سے کوئی بات عرض کرتی ہوں۔ تو وہ سب کچھ سمجھ لیتی ہیں + آپ کی چٹھی آتے ہی وہ مجھ سے آپ کی خیر خیریت پوچھنے لگتی ہیں + میں اُس وقت مارے شرم کے دب جاتی ہوں۔ مُنہ نیچے کو جھکا لیتی ہوں۔ اور چپکے سے صرف یہ کہہ دیتی ہوں "اچھے ہیں" آپ کا حال معلوم کرنے کے لئے وہ بڑی بے چینی کا اظہار کیا کرتی ہیں۔ اور اکثر پوچھا کرتی ہیں۔ کہ چٹھی آئی۔ یا نہیں؟ اس لئے آپ جلد جلد خط لکھا کریں +

آپ نے تو لکھا ہے۔ کہ آپ وہاں ایک طرح سے اچھے ہیں۔ مگر مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ کو اپنا گھر بہت پیارا ہے۔ اور آپ باہر رہنا زیادہ پسند نہیں کرتے + آپ کو چھٹیاں کب ہوں گی۔ اور گھر کب آئیں گے؟ اس کا جواب جلد دیجئے۔ تاکہ مجھے تسلی ہو +

Taj Tahir Foundation

ہم سب بخیریت ہیں۔ آپ اپنی خیر خیریت بھیج کر ہمیں مطمئن کیجئے۔
ان بھدّے حروف میں لکھے ہوئے اس خط کے پڑھنے میں آپ
کا دل نہیں لگے گا۔ اس لئے میں اسے بند کرتی ہوں۔
آپ کی وفادار خادمہ

شوہر کا خط

میری پیاری ——!

پرسوں تمہارا خط ملا۔ جس سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ تقریباً دو تین ماہ سے تم مجھے خط لکھنے لگی ہو۔ اس دوران میں کبھی کبھی تم نے میرے خطوں کا جواب دینے میں دیر بھی کی۔ اور اس بنا پر میں تم سے کچھ ناراض بھی ہُوا۔ غربت میں اگر اپنے کسی عزیز یا پیارے کا خط ملنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ تو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ تم یہ بات یاد رکھنا۔ لیکن خیر! یہ امر موجب مسرّت ہے۔ کہ گزشتہ تین چار ہفتے سے تم مجھے جلد جلد جواب لکھ کر بھیج رہی ہو۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ اب تم کبھی دیر میں جواب دے کر میری غربت کی تکلیف میں اضافہ نہیں کرو گی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ اس مرتبہ تم نے بہت جلد خط لکھا ہے۔ لیکن اسے دیکھتے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ نہایت بے پروائی کے ساتھ

لکھا گیا ہے۔ یہ خط کئی جگہ سے قلمزد کیا ہُوا۔ گندہ اور بھدّا ہے + دو چار
غلطیاں بھی ہیں + بعض الفاظ غلطی سے پورے نہیں لکھے گئے۔ اور
ادھورے چھوڑ دئے گئے ہیں + کہیں ایک کے بجائے دوسرا لفظ
لکھ دیا گیا ہے + میری سب باتوں کا جواب بھی نہیں دیا گیا۔ اس
کا کیا سبب ہے ؟ جب تم جواب لکھنے بیٹھتی ہو۔ تو کیا اُس وقت میرا
خط ایک مرتبہ پھر نہیں پڑھ سکتیں ؟ تمہاری ان باتوں سے تمہاری
بے پروائی اور کاہلی ظاہر ہوتی ہے + یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم دل لگا
کر خط نہیں لکھتیں + اُمید ہے۔ کہ آئندہ ایسا نہ ہوگا +

تم اپنی ہر چٹھی میں مجھ سے پوچھا کرتی ہو۔ کہ کالج میں چھٹّیاں کب
ہوں گی ۔ اور میں کب گھر آؤں گا + کیا مجھے دیکھنے کے لئے تمہارا جی
سچ مچ تڑپ رہا ہے ؟ اگر واقعی مجھے دیکھنے سے تمہیں خوشی حاصل ہوتی
ہے۔ تو میں بھی شرارت کر کے تمہیں رنجیدہ نہیں کروں گا + پرماتما ستی۔
پتی برتا عورتوں کے دل کی بات اور خواہش پوری کرتا ہے۔ لہٰذا
تمہارے دل کی بات بھی ضرور پوری ہوگی + پہلے خیال کیا تھا۔ کہ ان
چھٹیوں میں گھر نہیں جاؤں گا۔ لیکن چونکہ میرے گھر نہ آنے سے تمہیں
تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے گھر آنا میرا فرض ہو گیا + اب تو جوں
جوں چھٹی کے دن نزدیک آتے جاتے ہیں۔ گھر جانے کی بات یاد کر کے
میرا دل زیادہ بے چین ہوتا جاتا ہے + اس کے ساتھ ہی تمہارا
مُسکراتا ہُوا چہرہ بھی یاد آتا ہے۔ اور تمہیں دیکھنے کے لئے جی بے

Taj Tahir Foundation

قرار ہو جاتا ہے۔ چھٹیوں میں صرف تین ہفتے باقی رہ گئے ہیں۔ مگر پھر بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی ایک زمانہ پڑا ہے۔ خیر! جس طرح ممکن ہو گا۔ یہ دن گزار کر جلد تم سے ملوں گا۔

مگر ایک بات ہے۔ کیا گھر آ کر میں دن کے وقت بھی تم سے مل سکوں گا؟ مجھے دیکھتے ہی گھونگھٹ نکال کر سات سمندر پار تو نہیں بھاگ جایا کرو گی؟ دن کے وقت میرے ساتھ دو چار باتیں کر لینے سے تو شاید تم ذات سے نکال نہیں دی جاؤ گی! ان سب عجیب و غریب باتوں کی اہمیت اب تک میری سمجھ میں نہیں آئی۔ شوہر اور بیوی کا رشتہ ایک پاک رشتہ ہے۔ اگر دن میں شوہر اپنی بیوی کے ساتھ بات چیت کرے۔ تو اس میں کچھ برائی کی بات نہیں۔ اس سے کوئی ناپاک خیال دل میں سرایت نہیں کر سکتا۔ یہ معلوم کرنا بہت مشکل ہے۔ کہ ان حالات میں بیوی اپنے شوہر کے ساتھ یا شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کھلم کھلا باتیں کرنے میں کیوں شرماتے ہیں۔ اگر خاوند اور بیوی چھپ چھپ کر چوروں کی مانند آپس میں باتیں کریں۔ تو ممکن ہے۔ کہ اس کا نتیجہ اچھا نہ ہو۔ اس لئے مناسب یہی ہے۔ کہ شوہر اور بیوی دونوں چوری چھپے بات کرنا چھوڑ دیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ اس قسم کی فضول شرم کرنا تم نے چھوڑ دیا ہو گا۔ میں یہ خوب جانتا ہوں۔ کہ شرم و حیا ہی عورتوں کا سب سے قیمتی زیور ہے۔ اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ شرم و لحاظ چھوڑ دینا۔ یا بیحیا

بن جانا عورتوں کے لئے بہت بُری بات ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی ضرورت سے زیادہ شرم وحیا کر کے اپنے فرض کی طرف سے بے پروائی کرنا ہرگز قابلِ تعریف نہیں کہا جا سکتا۔ مجھے اتنی فرصت نہیں۔ کہ اس کے متعلق اس چٹھی میں کچھ اَور لکھوں۔ جو کچھ کہنا ہوگا۔ ملاقات کے وقت کہوں گا۔ مجھے اس میں شک ہے۔ کہ تمہاری اس قسم کی شرم دور کرنے میں میری کوشش کبھی عملی صورت بھی اختیار کرے گی یا نہیں۔ بوقت ملاقات تمہیں سب کچھ بتاؤں گا۔

بہت سی باتیں دل میں سوچی تھیں۔ کہ چھٹیوں میں گھر جا کر تم سے کہوں گا۔ چھٹیوں میں گھر گیا بھی۔ اور پھر کلکتہ واپس آ پہنچا۔ مگر وہ باتیں دل کی دل ہی میں رہیں۔ اور کئی قسم کی باتیں تم سے کہیں۔ لیکن وہ باتیں کہنا بھول ہی گیا۔ میری ہی مانند بہت سے لوگ اپنی بیوی کو اس طرح سمجھانے اور نصیحت کرنے کے لئے دل میں طرح طرح کے منصوبے باندھا کرتے ہیں۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ تو کام کاج کی باتوں میں زیادہ دل نہیں لگتا۔ اس وقت تو آپس میں محبت ہی کی سوجھتی ہے۔

میں آج صفائی کے بارے میں دو ایک باتیں لکھوں گا۔ میری باتیں سن کر ناک بھوں نہ چڑھانا۔ عورتیں عام طور پر اپنے جسم۔ لباس اور روزانہ استعمال کی دوسری چیزوں کی صفائی کی طرف زیادہ توجہ

Taj Tahir Foundation

نہیں کرتیں، یہ بہت بُری بات ہے۔ کاہلی کے باعث اپنے بدن کو صاف نہ کرنا۔ اور گندے کپڑے پہننا معقولیت سے بعید ہے۔ ایشور نے ہم سب کو یہ عمدہ جسم عطا کیا ہے۔ اور اسی ایشور کا جُزو (رُوح) اس میں رہتا ہے۔ اسے گندہ اور ناصاف رکھنا نہ تو انصاف پر مبنی ہے۔ اور نہ دھرم پر۔ بعض عورتیں اپنے جسم ولباس کو گندہ رکھنا ہی بہت اچھا خیال کرتی ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہہ دیتی ہیں "اتنا زیادہ کام دھندا۔ خانہ داری کا جنجال۔ وقت تو ملتا ہی نہیں۔ صفائی کیونکر ہو؟" زیادہ کہنا فضول ہے۔ یہ سب باتیں جھوٹ ہیں۔ جو صاف رہنا چاہتی ہیں۔ وہ سیکڑوں کام کر کے بھی صفائی سے رہتی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جو عورت ایک کام کر کے دوسرا کام نہیں کر سکتی۔ وہ کام کرنے کا ڈھنگ ہی نہیں جانتی۔ عقلمند عورتیں گھر کے سب کام ایک ایک کر کے آسانی کے ساتھ کر لیتی ہیں بعض عورتیں مَیلی کچیلی رہ کر یہ دکھانا چاہتی ہیں۔ کہ وہ بے حد کام کرتی ہیں "بہو کیسی بھولی بھالی ہے۔ نہ بیچاری کو اپنے جسم کی سُدھ ہے۔ اور نہ گہنے کپڑے کا دھیان"۔ اس قسم کی نامناسب بیہودہ تعریف سُننے کے لئے جو عورتیں میلی کچیلی اور ناصاف رہ کر اپنی صحت بگاڑ بیٹھتی ہیں۔ وہ نہایت بیوقوف ہیں۔ جس کا جسم صاف نہیں۔ جس کے گہنے کپڑے صاف نہیں۔ اس کی تعریف کیا خاک کی جائے؟ جو عورت اپنے جسم کا خیال نہیں رکھ سکتی۔ جسے اپنی صحت تک کا

Taj Tahir Foundation

دھیان نہیں۔ اُسے انسانی جماعت سے باہر سمجھنا چاہیئے + اس کے باوجود جو شخص اس قسم کی میلی اور ناصاف عورتوں کی تعریف کرے۔ اسے انسان کی شکل میں حیوان سمجھنا چاہیئے + چرند پرند بھی تو اپنی صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ جو آدمی اُن سے بھی گیا گزرا ہو۔ اس پر نصیحت کا اثر ہی کیا ہو سکتا ہے؟

بعض عورتیں ڈرتی ہیں۔ کہ اگر وہ زیادہ صفائی سے رہیں گی۔ تو دوسری عورتیں اُنہیں اپنے طعنوں کا نشانہ بنائیں گی + مگر کسی کے خوف سے صاف و پاکیزہ نہ رہنا اچھی بات نہیں + دوسروں کے جو جی میں آئے۔ کہیں۔ اُنہیں کہنے دو۔ لوگوں کے کہنے سُننے پر زیادہ دھیان دے کر اپنے فرض سے منہ موڑ لینا مناسب نہیں +

تم یہ نہ سمجھنا۔ کہ جو کچھ میں نے اوپر کہا ہے۔ وہ تمہیں ہی مدِ نظر رکھ کر کہا ہے۔ اور میرے لکھنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ تم ناصاف رہتی ہو۔ نہیں۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں + لیکن مرض کے حملے سے پہلے ہی دوسرے کو خبردار کر دینے میں کیا نقصان ہے؟

زیادہ لکھ کر میں تمہارے آرام و اطمینان میں خلل نہیں ڈالنا چاہتا۔ چنانچہ آج صرف اسی پر اکتفا کرتا ہوں +

تمہارا سچا خیرخواہ

Taj Tahir Foundation

بیوی کا جواب

میرے عزیز از جان شوہر!

آپ کا محبت نامہ ملا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ اس سے پہلے ایک مرتبہ میں نے آپ کے خط کا جواب دیر سے دیا تھا۔ اور اُس پر آپ ناراض ہو گئے تھے۔ خط کے گندے ہو جانے پر بھی آپ نے میٹھی سی چٹکی لی تھی۔ یہ لونڈی ہاتھ جوڑ کر آپ سے معافی مانگتی ہے۔ مجھے معاف کیجئے۔ آیندہ کبھی ایسا نہ ہوگا۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ میں دل و جان سے اس بات کی کوشش کیا کروں گی۔ کہ اس بارے میں مجھ سے کوئی خطا اور بھول چوک نہ ہو۔ اور آپ کو تکلیف نہ پہنچے۔

یہ معلوم کر کے کہ اب عنقریب آپ کو چھٹیاں ہونے والی ہیں میرا دل بلیوں اُچھلنے لگا۔ اس خیال سے کہ اب آپ کے درشن سے آنکھوں کو ٹھنڈا کر سکوں گی۔ میرا دل بے تاب ہو جاتا ہے۔ اور انتظار نہیں کر سکتا۔ مگر آپ کے خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب کے چھٹیوں میں گھر آنے کا آپ کا ارادہ نہ تھا۔ اگر یہ بات ہو۔ تو صرف میرے کہنے سے یہاں آنے کی ضرورت نہیں۔ میں آپ سے یہ کبھی نہ کہوں گی۔ کہ صرف میرے آرام۔ میری خوشی کے لئے اپنی مرضی کے خلاف اور اپنے فرائض کا خیال چھوڑ کر آپ گھر آئیں۔ اگر مجھے یہ معلوم ہُوا۔ کہ

Taj Tahir Foundation

میرے باعث آپ کا کوئی فرض پورا نہیں ہو سکتا۔ تو مجھے سخت تکلیف ہو گی۔ اس لئے آپ سے میری درخواست ہے۔ کہ میرے کہنے سُننے کا خیال کر کے یا میری طرف دیکھ کر آپ اپنے فرائض سے مُنہ نہ موڑیں +

میرے محبوب! کل رات میں نے ایک بڑا اچھا خواب دیکھا ہے + میں خوش دامن صاحبہ کے ساتھ ایک ہی کمرے میں ایک ہی پلنگ پر لیٹی ہوئی تھی۔ کہ مجھے جلد نیند آ گئی + اسی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ آپ میرے پہلو میں بیٹھے طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ اور میری رہنمائی کے لئے بہت سی اچھی اچھی نصیحتیں کر رہے ہیں + اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ آپ نے مجھے اپنی جیبی گھڑی میز پر رکھنے کے لئے دی + میں نے جلدی میں اُسے میز پر رکھنا چاہا۔ مگر اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے نیچے گر پڑی۔ اسی اثنا میں میں جاگ اُٹھی۔ اُٹھ کر دیکھتی ہوں۔ کہ ساری باتیں جھوٹ ہیں۔ سب خواب ہے! کہیں کچھ بھی نہیں ہے! اس وقت مجھے بڑی تکلیف ہوئی۔ ایسا معلوم ہُوا۔ کہ میری جان نکل رہی ہے + میں نے سوچا۔ کہ اگر خواب بھی سچّے ہُوا کرتے۔ تو جہان میں کوئی بھی دُکھی نہ ہوتا + اس وقت رات کے تین بجے تھے + اس کے بعد مجھے نیند نہیں آئی۔ کروٹیں بدل بدل کر باقی رات آنکھوں میں کاٹ دی +

آپ نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ کہ گھر آنے پر دن میں مَیں آپ سے ملا کروں گی یا نہیں + اس بات کا میں کیا جواب دوں؟ آپ جو کچھ

مجھ سے کہیں گے۔ میں وہی کروں گی+ جس روز میں آپ کا کہا نہ کروں۔ اُس روز پرماتما کرے! میں اس جہان ہی میں نہ رہوں + مجھے اس بات سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ آپ مجھے میری خطاؤں سے آگاہ کر دیتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں۔ کہ ایک لمحے کے لئے بھی کبھی آپ سے جُدا نہ ہوں۔ مگر اس نگوڑی دنیا کی شرم و لحاظ کو کیا کروں؟ بدقسمتی سے میں آپ کے ہر حکم کی جلد جلد تعمیل نہیں کر سکتی۔ اس سے آپ کے دل پر چوٹ لگتی ہو گی۔ جب مجھے اس بات کا خیال آتا ہے۔ تو مجھے بھی بڑا صدمہ ہوتا ہے+ میں اُمید کرتی ہوں۔ کہ آپ اس خادمہ سے کبھی ناراض نہ ہوں گے۔ اور سب قصور معاف کر کے مجھے اچھی اچھی باتیں سکھاتے رہا کریں گے +

اپنی چٹھی کے خاتمے پر آپ نے تحریر کیا ہے۔ کہ زیادہ لکھ کر آپ میری شانتی اور میرے دلی سکون میں خلل نہیں ڈالنا چاہتے+ ذرا بتائیے تو۔ ایسا مخول آپ کیوں کرتے ہیں؟ کیا آپ کی طویل چٹھی پڑھنے میں مجھے تکلیف ہوتی ہے؟ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ اس قسم کی بات آپ کے دل میں کیوں آئی+ میں تو آپ کا ہر ایک خط چار چار پانچ پانچ بار پڑھتی ہوں۔ تب کہیں میرے دل کو اطمینان ہوتا ہے+ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے آپ بیتی سُنا ڈالی+ میرے گندے اور خراب حروف میں لکھے ہوئے خط آپ نہیں پڑھتے۔ ان کے پڑھنے میں آپ کا جی نہیں لگتا+ اسی لئے آپ نے اپنے دل میں خیال کیا ہو گا۔ کہ

یں بھی آپ کے خط اچھی طرح نہیں پڑھتی۔ مگر دراصل یہ بات نہیں ہے۔ آپ کی چٹھی پڑھ کر مجھے جس قدر خوشی ہوتی ہے۔ اتنی خوشی مجھے اور کسی بات سے نہیں ہوتی۔ چٹھی پڑھتے وقت یہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ گویا آپ مجھ سے باتیں کر رہے ہیں۔ آپ کی جو تصویر میرے پاس ہے۔ میں اُسے خط پڑھتے وقت کبھی کبھی اپنے سامنے رکھ لیا کرتی ہوں۔ آہا! اس وقت مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے۔ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کو میرا خط پڑھنے میں لطف نہ آئے تو بھی مجھ پر مہربانی کر کے ایک بار اُسے ضرور پڑھ لیا کیجئے میں آپ کا احسان مانوں گی۔ اس خط میں زیادہ نہیں لکھوں گی۔

یہاں سب بخیریت ہیں۔ آپ کو یہ سن کر بڑا رنج ہوگا۔ کہ منجھلی بہو اُس روز گہنا۔ گہنا کر کے ساس سے جھگڑ بیٹھی۔ دو دن تک کھانا نہیں کھایا۔ اُس کی عادت سے تو آپ واقف ہی ہیں۔ اس لئے اس بارے میں مَیں اَور کچھ نہیں لکھنا چاہتی۔

مجھے بھول نہ جانا۔

میں ہوں
آپ کی پیاری

شوہر کا خط

میری دلنواز!

جمعرات کا دن آج کل میرے لئے بڑی خوشی کا دن ہو گیا ہے۔ بدھ کی رات کو جب میں سونے جاتا ہوں۔ اُسی وقت میرے دل میں خیال آجاتا ہے۔ کہ کل میری پیاری بیوی کا محبت نامہ آئے گا۔ جسے پڑھ کر مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ اور جس کا جواب میں بڑے شوق سے لکھوں گا، چنانچہ ہوتا بھی یہی ہے۔ صبح اُٹھتا ہوں اور ہاتھ منہ دھونے اور تھوڑا سا کام کرنے کے بعد ہی ہرکارہ آجاتا ہے۔ اور تمہارا خط دے کر چلا جاتا ہے، سب کام چھوڑ کر پہلے اسی کو پڑھتا ہوں، یہ خیال کر کے مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کہ تم لگاتار کئی ہفتے سے میرے خطوط کا جواب جلد جلد دے رہی ہو، پرماتما کی مہربانی سے تم نے سُگھڑ بیوی بن کر اپنے شوہر کو خوش کرنا۔ اور آرام پہنچانا سیکھ لیا ہے، اب پرماتما کرے تمہاری گود میں بچہ کھیلے۔ اور تم ایک قابل ماں۔ اور لائقِ تقلید عورت بننا سیکھو! تمہارے حق میں میری یہ دعا ہے۔ کہ تم اپنے میں سب اوصاف پیدا کرو۔ اور تمام ضروری معاملات سے واقفیت بہم پہنچا کر ایسی لائق عورت بن جاؤ۔ کہ کیا گھر کے۔ اور کیا باہر کے۔ سب لوگوں کی نظروں میں قابل عزت و محبت ٹھہرو، جب ایسا ہو گا۔ اس

Taj Tahir Foundation

وقت میں اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب سمجھوں گا۔ اور اُسی وقت مجھے یہ خوشی حاصل ہو سکے گی۔ کہ جو کچھ میں نے تمہیں پڑھایا سکھایا۔ وہ سب مفید اور بار آور ہُوا +

جس روز میں یہ دیکھوں گا۔ کہ تمہارے اوصاف اور افعال سے تمہارے بچّے۔ تمہارے عزیز و اقارب۔ تمہارے اپنے۔ پرائے اور تمہارے نوکر چاکر سب خوش ہیں۔ سب تم سے محبّت کرتے ہیں۔ سب کی تم پیاری ہو۔ سب تمہاری باتوں کی طرفداری کرتے ہیں۔ بڑے چھوٹے۔ ضروری غیر ضروری۔ سب کاموں کو تم یکساں سمجھتی ہو۔ غرض جس روز میں یہ دیکھوں گا۔ کہ تم سب بُرائیوں سے مُبرّا ہو کر ایک قابلِ تقلید عورت بن گئی ہو۔ وہی دن میری زندگی کی خوشی کا دن ہو گا۔ اور اسی روز میں سمجھوں گا۔ کہ میری مرادیں بر آئیں + پیاری! کیا میری یہ اُمید جائز نہیں؟ کیا یہ کبھی بر نہ آئے گی؟ گزشتہ تین سال کے عرصے میں میں جس قدر تمہارے دلی خیالات کو سمجھ سکا ہوں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ میری یہ اُمید ضرور پوری ہو گی +

رام چندر ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اور والمیکی رشی نے رامائن تصنیف کر ڈالی تھی + یہ کہانی تو تم نے سُنی ہی ہو گی + میں بھی اسی طرح کی باتیں کر رہا ہوں + ابھی نہ تمہارے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ نہ لڑکی۔ اور میں تمہیں پہلے ہی سے بال بچّوں کو خوش رکھنے کی

نصیحت کر رہا ہوں، شاید اسے پڑھ کر تم دل ہی دل میں ہنس رہی ہو گی، ہنسو۔ خوب ہنسو۔ ہنسنے میں کوئی نقصان نہیں، لیکن اگر پہلے ہی سے اپنے فرائض بجا لانے کی تعلیم نہ ملی ہو۔ تو موقع پر بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے پہلے ہی سے تمہیں دو ایک ضروری باتیں لکھ دی ہیں +

تم نے اپنے خواب کا حال لکھا ہے۔ میں نے پڑھا، مجھے تو اس قسم کے خواب اکثر آتے رہتے ہیں۔ مگر ان سب باتوں کے لکھنے سے فائدہ ہی کیا ہے؟ یہی خیال کر کے میں نے آج تک خوابوں کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ جب مجھے اس قسم کا خواب آتا ہے۔ اُس وقت گھر جا کر تمہیں دیکھنے کو بہت جی چاہا کرتا ہے +

تم نے مجھے لکھا ہے۔ "صرف میرے کہنے سُننے سے آپ کے گھر آنے کی ضرورت نہیں"۔ مجھے یہ لکھ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے) کہ گھر پر آنے کے لئے صرف تمہاری ہی فرمائش نہیں ہے۔ بلکہ مجھے بھی بے انتہا آرزو ہے۔ اور جوں جوں دن گزرتے جاتے ہیں۔ اور کالج بند ہونے کا دن نزدیک آتا جاتا ہے۔ میری وہ آرزو لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جاتی ہے۔ بھلا ایسی حالت میں کیا یہ ہو سکتا ہے۔ کہ چھٹیوں کے دنوں میں مَیں یہیں رہ سکوں؟

تم نے لکھا ہے۔ "منجھلی بہو گہنا گہنا کر کے ساس سے جھگڑ

بیٹھی۔ اور اُس نے دو روز تک کھانا تک نہیں کھایا" اس میں تعجب کی بات ہی کیا ہے؟ عورتوں کا سب کچھ ایک طرف۔ اور زیور دوسری طرف! جاہل اور اوچھی طبیعت کی عورتوں کے لئے تو زیور جان سے بھی عزیز تر ہوتا ہے۔ وہ انہیں اپنے شوہر کی محبّت اور سہاگ سے بھی بڑھ کر سمجھتی ہیں۔ چنانچہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ زیوروں کی بنا پر عورتوں میں بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ اور بہت سے خواہ مخواہ کے جھگڑے بکھیڑے اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ زیور ہی تمام تکلیفوں کی جڑ ہیں۔ مجھے بڑی تکلیف کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ کبھی کبھی غریب آدمیوں کو انہی گہنوں کی بدولت تفکرات کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے ملک کی مستورات زیوروں کے لئے کیوں پاگل ہو جاتی ہیں۔ بعض بعض عورتوں کو تو زیورات کا اس قدر شوق ہوتا ہے۔ کہ پڑوسیوں کے گھر سے مانگ کر پہننے اور دو چار دن پہن کر اپنی خواہش پوری کرنے میں بھی اُنہیں شرم محسوس نہیں ہوتی۔ اور بعض عورتیں ایسی بھی ہیں۔ جو پیتل کے زیوروں پر سونے کا ملمّع کرا کر پہننے سے بھی باز نہیں آتیں! یہ سب کس لئے؟ کچھ ہی ہو۔ ایسی باتیں دیکھ کر مجھے تو بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں ان بناوٹی باتوں کا بہت زیادہ رواج ہے۔ شہروں میں زیوروں کے استعمال کے متعلق اَور بھی کئی دلچسپ باتیں دیکھنے میں آتی ہیں۔

جہاں کہیں دعوت یا بلاوا ہو۔ وہاں یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ رئیسوں امیروں کی عورتیں سر سے پاؤں تک زیوروں سے لدی ہونے پر بھی مطمئن نہیں ہوتیں۔ ان کے پیچھے پیچھے ایک خادمہ ایک صندوقچہ لے کر چلتی ہے۔ وہ ہوتا ہے۔ گہنوں کا صندوقچہ! جو زیور وہ پہنے ہوتی ہیں۔ اُن سے اُن کو تسلّی نہیں ہوتی۔ بکس میں بھر کر ساتھ اَور بھی زیور لے آتی ہیں! بلا شک دکھانے کے لئے! اچھا بتاؤ۔ کیا یہ سب ہنسانیوالی اور ان کی بے وقوفی کا پتہ دینے والی باتیں نہیں ہیں؟ اس طرح امیرانہ کرّوفر دکھانے کی نسبت تو ماتھے پر ایک ٹکٹ لکھ کر چپکا لینے سے اچھا کام چل سکتا ہے۔ اُس ٹکٹ کی تحریر کو پڑھ کر لوگ اُن کی دولتمندی اور امیرانہ شان کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں!

کلکتہ کے ایک مشہور بنگالی اخبار نے اس بارے میں ایک مرتبہ لکھا تھا۔ "اس طرح گہنوں کا صندوقچہ دکھانے کی نسبت عورتیں اگر اپنے جسم پر "کرنسی" اور "پرامیسری" نوٹ ٹانک لیا کریں۔ تو اس کارروائی سے اُن کی دولتمندی اور امیری کا ثبوت۔ بخوبی مل سکتا ہے" صرف زیوروں کا صندوقچہ دکھانا ہی مضحکہ خیز بات نہیں ہے۔ بلکہ اَور بھی کئی ایسی باتیں ہیں۔ آج کل بڑے گھروں کی عورتیں شلوکا پہنے بغیر کسی جگہ بلاوے وغیرہ میں نہیں جاتیں۔ شلوکا پہننا تو خیر ٹھیک ہی ہے۔ لیکن اسے پہن لینے پر نورتن۔ بازوبند۔ چھن۔ پہیلی کنگن کڑے وغیرہ زیورات اچھی طرح دیکھے نہیں جا سکتے۔ اس لئے عورتیں

کپڑوں کے اُوپر ان زیوروں کو پہنتی ہیں۔ اور کیا کہوں۔ مجھے تو اس قسم کا پہناوا بہت ہی بُرا لگتا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ سبھی کو بُرا لگتا ہوگا۔ اس طرح گہنے پہننے کا کیا ہی مقصد نہیں ہے۔ کہ اور لوگ گہنوں کو دیکھیں؟ اگر درحقیقت یہ بات نہیں ہے۔ تو پھر اس طرح کیوں گہنے پہنے جاتے ہیں؟ تم یہ باتیں پڑھ کر معلوم نہیں اپنے دل میں کیا کیا خیال کر رہی ہوگی۔ شاید تمہارے خوب صورت چہرے پر مسکراہٹ جھلک رہی ہوگی۔ میرے لکھنے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ زیور پہننا بہت بُری بات ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ بعض اوقات زیوروں سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ اگرچہ گہنا بُری چیز نہیں۔ تاہم ان کے لئے اس قدر بیتاب ہونا۔ یا اُن کے ذریعے اپنی خوب صورتی دو بالا کرنے کی کوشش کرنا واقعی بُری بات ہے۔

زیوروں کے متعلق میں نے اتنی باتیں لکھ دی ہیں۔ میرا دلی منشا یہ چاہتا ہوں۔ کہ جب تمہیں اپنی سہیلیوں اور ہم جولیوں سے باتیں کرنے کا موقع ملے۔ اس وقت اُن سے ان باتوں کا ذکر کرو۔ اور انہیں گہنوں کے مرض کے پیچھے سے چھڑاؤ۔ یاد رکھو۔ کہ صرف آپ ہی نیک طریق پر چلنا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ جہاں تک ممکن ہو سمجھا بجھا کر اور نصیحتیں کر کر کے اوروں کو بھی سیدھی راہ پر لانا چاہیے۔ تعلیم یافتہ اور عقل مند عورتیں اپنی سوسائٹی میں رائج شدہ خرابیوں کو

جس طرح آسانی سے دور کر سکتی ہیں۔ اس طرح مرد کبھی نہیں کر سکتے۔ اسی غرض سے تمہیں آج یہ تمام باتیں لکھی ہیں۔ کیا ان کا کچھ نتیجہ نکلے گا؟

"راماتن" تم نے کہاں تک پڑھی؟ "درو پدی"۔ "پھولوں کی ڈالی" اور "خانہ داری" تو تم کئی بار پڑھ چکی ہو گی۔ "نئی دلھن کی سہیلی" کا بھی غور سے مطالعہ کر لینا۔ میں پہلے بھی تم سے کہہ چکا ہوں۔ اور اب پھر کہتا ہوں۔ کہ اگر تم اپنے عزیزو اقارب کی اور اپنے بال بچوں کی بہتری چاہتی ہو۔ تو ان کتابوں کو بار بار پڑھو۔ اور ان میں جو بیش قیمت نصیحتیں درج ہیں۔ ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو۔ یہ یقینی امر ہے۔ کہ سچے رفیق کی نصیحت پر عمل نہ کرنے سے کبھی بھلا نہیں ہو سکتا۔

اب کے تمہارا خط بڑا خوب صورت لکھا ہوا ہے۔ میں نے بغور دیکھا۔ مگر مجھے کوئی غلطی نظر نہیں آئی۔ تمہاری یہ ہوشیاری واقعی قابل تعریف ہے۔ اگر تم ہر ساتویں دن اسی طرح خوشنما حروف میں صفائی کے ساتھ مجھے خط لکھ کر بھیجا کرو گی۔ تو میں بہت خوش ہوں گا۔ اور سچے دل سے تمہارے حق میں یہ دعا کیا کروں گا۔ کہ جلد ہی تمہاری گود میں بچہ کھیلے! کیا تم یہ دعائے خیر قبول کرو گی؟ مجھے تو اس سے بڑھ کر تمہارے حق میں کوئی دعا نظر نہیں آتی۔

تم نے لکھا ہے "میرے خط پڑھنے میں آپ کا جی نہیں لگتا"۔

تمہاری یہ بات سراسر جھوٹ نہیں ہے۔ تم خط لکھتے وقت بڑے اختصار سے کام لیتی ہو۔ یہ مجھے واقعی اچھا نہیں لگتا۔

بس آج صرف اتنا ہی۔ جواب جلد بھیجنا۔

دُعاگو

بیوی کا جواب

میرے قابلِ تعظیم شوہر

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ آپ کے لئے جس طرح جمعرات۔ اسی طرح میرے لئے اتوار خوشی کا دن ہو گیا ہے۔ سنیچر ہی سے میرا دل بے قرار ہونے لگتا ہے۔ اور اتوار کو جب تک آپ کا خط نہیں مل جاتا۔ میرے دل کو چین نہیں پڑتا۔ باہر کے کمرے میں ہرکارہ اگر خط ڈال جاتا ہے۔ اس خیال سے کہ خط بہت دیر تک پڑا نہ رہے میں اپنی خادمہ کو پہلے ہی سے وہاں بھیج دیتی ہوں۔ اگر وہ جلد ہی واپس آجاتی ہے۔ اور مجھے کہتی ہے۔ کہ ابھی خط نہیں آیا۔ تو مجھے اُس پر اس لئے غصّہ آتا ہے۔ کہ وہ خط لائے بغیر جلد کیوں واپس چلی آئی۔ اس بنا پر میں نے آپ سے ایک دفعہ یہ بھلا بھی کہا ہے۔ سچی بات کہنے میں ہرج ہی کیا ہے؟ اگر اتوار کے دن سچ مچ آپ کا خط نہ آئے۔ تو کبھی میرے

دل میں یہی خیال رہتا ہے۔ کہ خط ضرور آیا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں، کہ میرے دل میں یہ خیال کیوں آتا ہے؟

اس خط میں آپ نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ لمبی چوڑی تقریریں بھی کی ہیں۔ اپدیش دئے ہیں۔ مگر نہ معلوم کیوں آپ نے اپنی جسمانی صحت کے متعلق ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ آپ کی تندرستی کی خبر نہ ملنے سے مجھے کس قدر فکر دامنگیر ہو جاتا ہے؟ اور لیجئے کالج میں تعطیلات ہونے کا دن بھی نزدیک آپہنچا۔ مگر آپ نے اب تک یہ اطلاع نہ دی۔ کہ آپ مکان پر کب پہنچیں گے۔ جب آپ کا پچھلا خط آیا۔ اس وقت خوش دامن صاحبہ نے پوچھا "گھر کب آئیں گے؟ ان کی طبیعت تو اچھی ہے ... ؟" ان کے پہلے سوال کا جواب نہ دے کر میں نے صرف یہی کہا "اچھے ہیں" میرا خیال ہے۔ کہ جس وقت آپ کو یہ خط ملے گا۔ آپ کے پاس اور خط لکھنے کے لئے وقت نہ ہوگا۔ کیونکہ کالج کے بند ہو جانے پر آپ کلکتہ نہیں ٹھہریں گے، اماں آپ کو دیکھنے کے لئے ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہی ہیں۔

خوش قسمتی سے منجھلی بہو کے زیوروں کے جھگڑے سے متعلق میں نے دو ایک باتیں آپ کو لکھیں۔ اسی لئے لمبی چوڑی تقریر سننے کی خوشی نصیب ہوئی۔ میں یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ غریب خاوند کو زیوروں کے لئے تکلیف دینا گناہِ عظیم ہے چٹھی میں آپ نے ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ زیور حاصل کرنے کے لئے بے تابی کا اظہار

کرنا یا اُن کے ذریعے سے اپنی خوب صورتی دوبالا کرنے کی کوشش کرنا بُری بات ہے۔ مجھے اس بارے میں کچھ لکھتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے۔ مگر ہاں مجھے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورتیں اپنے شوہروں کو خوش کرنے کے واسطے ہی زیور پہننے کے لئے بے تاب نظر آتی ہیں۔ آپ مرد ہیں۔ اس لئے یہ باتیں آپ کے ذہن میں نہیں آسکتیں۔ اگر عورتیں کسی طرح یہ سمجھ سکیں۔ کہ اُن کے خاوندوں کو گہنا پہننا ناپسند ہے۔ تو شاید میرے خیال میں سب عورتیں گہنوں کا استعمال قطعاً ترک کر دیں۔ ایک بات اَور بھی ہے۔ کہ بعض عورتوں میں زیور کے لئے حد سے زیادہ خواہش پائی جاتی ہے۔ وہ بھی صرف مردوں کی دیکھا دیکھی ہوتی ہے۔ اگر مردوں کے کپڑوں پر استری ٹھیک نہ ہوئی ہو۔ تو غریب دھوبی کو شاباشی نہیں ملتی۔ اور اگر کسی وجہ سے استری نہ ہو سکے۔ یا کپڑے اچھی طرح نہ دھل سکیں۔ تو مرد کسی مجمع مجلس یا دعوت میں ہرگز شریک نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ اپنے دوستوں اور عزیزوں کے ساتھ ملاقات کرنا بھی ملتوی کر دیتے ہیں۔ جب مردوں کا یہ حال ہے۔ تو اگر عورتیں ایک شنو کا پہننا چاہیں اور ہاتھوں میں کنگن۔ کڑے وغیرہ پہن لیں۔ یا عمدہ خوش رنگ ساڑھیوں سے اپنی خوب صورتی بڑھانا چاہیں۔ تو اُن بیچاریوں پر طعنوں کی بجلی کیوں گرائی جائے؟ قصور کس کا ہے؟ رہنما کا۔ یا پیرو کا؟ مجھے یقین ہے۔ کہ اگر مردوں کا طرز عمل سادہ ہو جائے۔ وہ سادہ زندگی بسر

کرنے لگیں۔ تو عورتیں بھی ضرور وہی طریق اختیار کر لیں۔ عورتیں تو اپنے شوہروں کی تقلید کرتی ہیں۔ اور بس جیسے شوہر ہوں گے۔ ویسی ہی بیویاں ہو جائیں گی +

اس بارے میں اور کیا لکھوں؟ میں نے اپنے دلی خیالات صاف لکھ دئیے ہیں۔ اس پر آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں۔ عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے۔ میں بھی ناقص العقل ہوں۔ جو کچھ میری سمجھ میں آیا۔ لکھ دیا۔ اس میں جو کچھ بھول یا غلطی ہو۔ اُس کی آپ اصلاح کر دیں +

میں نے دیا نند کے دو تین مضمون پڑھ لئے ہیں۔ اور ہر روز باقاعدہ طور پڑھتی ہوں۔ "درو پدی" اور "پھولوں کی ڈالی" دو تین بار پڑھ چکی ہوں۔ آپ کے گھر پہنچنے سے پیشتر شاید ایک بار اور پڑھ لوں۔ "درو پدی" کو پڑھ کر میرے دل میں "مہابھارت" پڑھنے کی بے انتہا خواہش پیدا ہو گئی ہے + اگر مہابھارت کی کوئی مختصر سی کتاب شایع ہوئی ہو۔ اور آپ اُسے دیکھ کر یہ اندازہ کر سکیں۔ کہ میں اسے سمجھ سکوں گی۔ تو چھٹیوں میں گھر آتے وقت اُس کی ایک جلد ضرور لیتے آئیے گا +

اور کیا لکھوں؟ ہم سب بخیریت ہیں۔ اگر جواب دینے کا وقت ہو۔ تو براہ مہربانی ضرور دیجئے گا +

بندی

شوہر کا خط

میری مونس وغمخوار!

اب پھر وہی قبرستان آپہنچا۔ دیکھتے ہی دیکھتے چھٹیاں تمام ہوگئیں۔ دل کھول کر باتیں بھی نہ ہونے پائی تھیں۔ کہ تقدیر نے پھر جدائی کی گھڑی دکھائی۔ خیر! اس کے لئے کچھ افسوس یا رنج نہ کرنا۔ کیونکہ اپنے عیش وآرام کی نسبت فرض زیادہ اہم اور زیادہ ضروری ہے۔ گھر سے واپس آتے ہوئے راستے میں میرا دل تمہارے لئے بہت رویا۔ دن بھر کچھ نہیں کھایا۔ کھانے پینے کا سب سامان ساتھ تھا۔ اس کے باوجود معلوم نہیں کیوں۔ کچھ بھی کھانے کو جی نہ چاہا۔ تم نے کچھ پان کے بیڑے رومال میں باندھ کر میری جیب میں ڈال دیئے تھے۔ انہوں نے بڑا کام دیا۔ وہ تمہارے ہاتھ کے لگے ہوئے پان تھے۔ اس لئے انہیں کھا کر اپنی بے چینی۔ اپنا اضطراب دُور کیا۔

کلکتہ سا شہر بھی اچھا نہیں لگتا۔ کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کہیں کچھ رکھ آیا ہوں۔ سب کچھ چھوڑ کر اکیلا یہاں چلا آیا ہوں۔ گھر میں والدہ صاحبہ کی طبیعت علیل تھی۔ اس کے باعث مجھے بڑا فکر ہو رہا ہے۔ پتی لگن۔ دلی محبت

اور عقیدت کے ساتھ اُن کی خدمت کرنا۔ اسے تم اپنا مقدم فرض سمجھنا + اس میں اگر تم نے ذرا بھی کوتاہی کی۔ تو سمجھو۔ کہ سب کیا کرایا اکارت گیا +

تم اپنے جیٹھ اور دیور کے بال بچّوں کو اپنے ہی بال بچّے سمجھنا اور ہر ممکن اور مناسب طریقے سے اس بات کی کوشش کرنا۔ کہ ان کی صحّت درست رہے۔ وہ لکھنا پڑھنا سیکھیں۔ اور نیک کام کرنے کی طرف ان کی طبیعت کا رجحان ہو + کنوّر کے لکھنا پڑھنا شروع کرنے کی عمر آپہنچی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اب بھی پڑا کھیلتا پھرتا ہے + یہ اچھی بات نہیں + لڑکپن میں بچّوں کی طبیعت جس بات میں لگتی ہے۔ جوان ہو کر بھی انہیں اسی بات سے رغبت رہتی ہے + اس لئے اگر ابھی سے کنور کو لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا نہ ہُوا۔ تو ذرا اَور بڑا ہو جانے پر لکھنا پڑھنا اسے زہر معلوم ہو گا۔ وہ دن رات چوبیس گھنٹے کھیل کود اور راگ رنگ میں محو رہے گا۔ اس کے سِوا اُور کچھ اُسے اچھا ہی نہ لگے گا۔ اسی لئے میں کہہ رہا ہوں۔ کہ اب بلا توقف اُسے لکھنے پڑھنے کا عادی بنا دینا چاہئے + مجھے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ اُس کے ماں باپ اس طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے۔ تم کوشش کر کے کنور کی ماں کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو تم خود ہی اُسے تھوڑا تھوڑا لکھنا پڑھنا سکھانا۔ کیونکہ اگر اس وقت لکھنے پڑھنے میں اُس کی طبیعت نہ لگی۔ تو پھر ساری عمر

Taj Tahir Foundation

کبھی نہ لگ سکے گی +

ایک بات اَور بھی ہے۔ یہ یاد رکھنا۔ کہ صرف نصیحت سُن لینے سے گزارہ نہیں ہوسکتا۔ نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی عادت ڈالنی پڑتی ہے + ہمارے فرائض کیا ہیں۔ ہمیں کن باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔ کونسا راستہ اختیار کرنا۔ اور کونسا چھوڑ دینا چاہیئے۔ یہ باتیں بہتوں کو معلوم ہیں۔ مگر ایسے اشخاص کتنے ہیں۔ جن کا عمل درست ہے؟ شراب پینا ایک نہایت مذموم فعل ہے۔ اس بات کو پکّے سے پکّا شرابی بھی تسلیم کرتا ہے۔ مگر اس کا دل اس قدر کمزور اور دماغ اتنا پراگندہ ہوجاتا ہے۔ کہ جس کام کو وہ نامناسب اور بُرا سمجھتا ہے۔ اُسے بھی نہیں چھوڑ سکتا +

یہی حال ہر جگہ ہے + دوسروں کا بُرا چاہنا۔ یا دوسروں کی چیزیں دیکھ کر منہ میں پانی بھر لانا بھی بُری بات ہے + یہ بھی سب کو معلوم ہے۔ مگر اس کے باوجود کون ہے۔ جو اپنی بُری عادت چھوڑ دیتا ہے؟ اسی لئے میں نے تم سے کہا ہے۔ کہ صرف ٹھیک راستہ معلوم کر لینے ہی سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ اس کو اختیار کرنے اور اس پر چلنے ہی میں ہماری بہتری ہے + اس سے بھی کچھ نہیں ہوسکتا۔ کہ ہم اور صرف ہمیں ٹھیک راستے پر چلیں۔ بلکہ حتی الوسع اپنے عزیز و اقارب اور احباب کو بھی اسی راستے پر چلانے کی کوشش کرنی چاہیئے + جس طرح کسی خاندان میں اگر ایک آدمی بھی کوئی اچھا

کام کرتا ہے۔ تو اس خاندان کے تمام افراد کی عزت و عظمت بڑھتی ہے۔ اسی طرح اگر سارے خاندان میں سے ایک آدمی سے بھی کسی ذلیل یا کمینہ حرکت کا ارتکاب ہو گیا۔ تو خاندان کے باقی آدمیوں کو بھی اس کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ انہیں بھی ایک حد تک ذلت و رسوائی کا شکار ہونا پڑے گا۔ وہ اس تکلیف سے بچ نہیں سکتے۔ خواہ وہ خود کتنے ہی شریف اور نیک کیوں نہ ہوں۔ اسی بنا پر میں نے لکھا ہے۔ کہ خود نیک چلن بن جانے یا اچھا راستہ اختیار کر لینے سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ کنبے کے ہر فرد کو اچھا راستہ بنا دینا چاہیئے۔ ہر شخص کو اس راستے پر چلانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس بات پر اچھی طرح نظر رکھنی چاہیئے۔ کہ کون کیا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص غلطی سے۔ بے احتیاطی سے۔ کسی بُرے آدمی کے صلاح و مشورہ سے یا کسی ترغیب کے جال میں پھنس کر بُری راہ اختیار کرنے لگے۔ تو اُسے اسی وقت اُس کام کا بُرا نتیجہ بتا کر سیدھی راہ پر لے آنا چاہیئے۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ اُس کے باعث اُس خاندان یا کنبے سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو ایک نہ ایک روز ضرور روسیاہ ہونا پڑے گا۔

اس بات کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ دنیا الجھنوں سے بھری پڑی ہے۔ اگر بات بات میں اور قدم قدم پر مناسب ہوشیاری اور احتیاط سے کام نہ لیا جائے۔ تو بعد میں تکلیفیں

اُٹھانی پڑتی ہیں۔ لیکن جو شخص مستعدی۔ اور احتیاط سے کام لیتا ہے بُری اور ٹیڑھی راہ چھوڑ کر اچھی اور سیدھی راہ اختیار کرتا ہے۔ مصیبتیں اُسے چھو تک نہیں سکتیں ٭

شاید تم ان سطور کو پڑھ کر یہ سوچ رہی ہو گی۔ کہ میری باتیں ایسی ہیں۔ جیسے دھان کوٹتے ہیں پرماتما کی تعریف کے گیت گانا۔ اس لئے میں اس خط کو یہیں ختم کرتا ہوں ٭

اپنی خیر خیریت جلد بھیجنا ٭

دُعاگو

Taj Tahir Foundation

بیوی کا جواب

میرے قابلِ تعظیم شوہر

ابھی آپ کا خط ملا جس سے میرا فکر دُور ہُوا۔ آپ کے گھر سے روانہ ہونے کے تھوڑی ہی دیر بعد آندھی آئی تھی۔ اور کچھ بارش بھی ہوئی تھی۔ اس سے مجھے بڑا فکر ہو گیا تھا۔ پرماتما کا شکر ہے۔ کہ اب میرا وہ فکر دور ہو گیا۔ میں قلم کے ذریعے اپنے دلی خیالات کا اظہار کرنے سے قاصر ہوں۔ میں اپنے دل کی حالت آپ سے بیان نہیں کر سکتی۔ اس سے پیشتر کبھی میرے دل کی ایسی حالت

نہیں ہوئی + جب سے آپ کلکتے گئے ہیں۔ مجھے ایک روز بھی اچھی
طرح نیند نہیں آئی + ذرا کی ذرا آنکھ لگتے ہی معلوم نہیں کیسے اور
کتنے خواب آنے لگتے ہیں + دن کے وقت جب طبیعت زیادہ
پریشان ہو جاتی ہے۔ تو آپ کی نصیحت کے مطابق "راماین"
پڑھنے لگ جاتی ہوں۔ اس سے قدرے تسکین ہوتی ہے + جانے
دو۔ اس قسم کی باتیں لکھنے سے کچھ فائدہ نہیں +

آماں اب پہلے کی نسبت اچھی ہیں۔ اُن کے بارے میں
آپ کوئی فکر نہ کریں۔ اور مزے سے اپنے کام میں لگے رہیں + خدا
نخواستہ اگر اِن کا مرض بڑھ گیا۔ یا اُن کی حالت اچھی نظر نہ آئی۔
تو میں فوراً آپ کو اطلاع دے دوں گی + آپ یقین رکھئے۔ کہ
جب تک میرے ہاتھ پاؤں میں ذرا سی سکت بھی باقی ہے۔ آماں
جان کی خدمت میں مطلق کمی نہ ہونے پائے گی +

آپ کے حکم کے مطابق میں نے کنور کو لکھنا پڑھنا شروع
کرنے کے لئے مناسب کوشش کی تھی۔ مگر آپ کو یہ سُن کر افسوس
ہوگا۔ کہ میری وہ کوشش بالکل رائیگاں گئی + کنور کی والدہ نے
میری بات کو ہنس کر ٹال دیا۔ اور بولی "ابھی تو وہ بچّہ ہی ہے۔ جب
وقت آئے گا۔ آپ ہی لکھنا پڑھنا سیکھ لے گا"۔ وہاں جتنی عورتیں
موجود تھیں۔ سب نے اُنہی کی ہاں میں ہاں ملائی + اس لئے
میرا کہا اتنا بے کار گیا + اس سے پہلے کنور کبھی کبھی میرے

Taj Tahir Foundation

پاس آجایا کرتا تھا۔ اور میں اُسے کچھ نہ کچھ پڑھنا لکھنا سکھا دیا کرتی تھی۔ مگر اُس دن سے تو وہ میرے پاس تک نہیں پھٹکتا۔ جو کچھ تھوڑا بہت وہ پہلے سیکھ لیا کرتا تھا۔ اب تو وہ بھی بند ہو گیا۔ اب تو اُس کے مزاج کا ٹھکانا ہی نہیں۔ اس کا سارا وقت کھیل کود میں گزرتا ہے۔ جیٹھانی صاحبہ کھیلنے کودنے کے لئے اس کا حوصلہ بڑھاتی رہتی ہیں۔

میری طبیعت آج کل اچھی نہیں رہتی۔ وہ کیوں؟ کیا آپ بتا سکتے ہیں؟ سستی بہت بڑھ گئی ہے۔ بیٹھ کر وظیفے بھی پورے نہیں کئے جاتے۔ لہٰذا آج اس خط کو یہیں ختم کر دیا ہے۔ جلد جواب بھیج کر اس لونڈی کو ممنون کیجئے۔ اپنی تندرستی کا حال لکھنا آپ کبھی آپ بھول گئے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ آپ سے ایسی موٹی غلطی کیونکر ہو جاتی ہے۔ براہ مہربانی آئندہ ہر خط میں اپنی صحت کے متعلق ضرور لکھا کیجئے۔ جس بات کو جاننے کے لئے دل بے قرار رہتا ہے۔ وہ تو آپ لکھتے نہیں۔ اور لمبی چوڑی تقریریں لکھ بھیجتے ہیں جس سے طبیعت یکسو نہیں رہتی۔ کیا آپ یہ نہیں سمجھ سکتے؟ آپ کا خط آیا نہیں۔ اور امّاں جان نے آپ کی خیر خیریت پوچھی نہیں اس لئے میں نے یہ بات لکھی ہے۔ خفا نہ ہوجیئے گا۔

براہ مہربانی ایسا کیجئے۔ کہ آپ کا جواب مجھے اتوار سے پہلے ہی مل جائے۔ تاکہ اسے پڑھ کر میں ذرا ہوشیار اور چست

Taj Tahir Foundation

ہو جاؤں :

جواب کی منتظر
آپ کی لونڈی

شوہر کا خط

میری پیاری

تمہارا خط ملا۔ نہایت خوشی ہوئی۔ پچھلی چٹھی میں غلطی سے میں نے اپنی صحت کا حال نہیں لکھا۔ اس پر تم نے کیفیت طلب کی + اب کے خط میں شروع ہی میں لکھ دیتا ہوں۔ کہ میری صحت اچھی ہے + دل کی کیا حالت ہے۔ اس کی کیفیت نہیں طلب کی گئی۔ اس لئے میں بھی اس کے متعلق کچھ نہ لکھوں گا + اس خط میں میں نے سب سے پہلے وہی بات درج کی ہے۔ جس کے جاننے کے لئے تمہاری طبیعت بے قرار رہتی ہے +

تو کیا اب اپنی تقریر شروع کر سکتا ہوں ؟ معلوم ہوتا ہے کہ اب تقریر پڑھنا ناگوار گزرتا ہے + اتنے دنوں تک مجھے یقین تھا کہ تقریریں سنتے سنتے تمہیں ان کے سننے کی عادت ہوگئی ہے۔ اور نصیحتیں سننے کے لئے تمہارا دل بے قرار رہا کرتا ہے۔ مگر اب

میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرا وہ خیال غلط تھا۔ لیکن میرا یہ خیال غلط ہو یا صحیح ۔ تم سُننا چاہو یا نہ سُننا چاہو۔ تقریر کرنا میں بند نہیں کروں گا۔ جب سہولت ہوگی۔ جب وقت ملے گا جب نصیحت دینے کے لئے کوئی عمدہ مضمون سوجھے گا۔ اُسی وقت لیکچر شروع ہو جائے گا۔ نصیحت کو دل لگا کر سُننا یا نہ سُننا۔ اس پر عمل کرنا یا نہ کرنا۔ یقیناً سُننے والے کی مرضی پر منحصر ہے۔ لیکن ناصح کو اس سے کچھ سروکار نہیں۔ وہ ادائے فرض سے کوتاہی کیوں کرے؟ اب کام کی بات سنو۔ مجھے یہ سُن کر افسوس ہوا۔ کہ کنور کی والدہ کہتی ہے۔ کہ کنور ابھی بچہ ہے۔ وہ سات سال کا ہوگیا ہے۔ کیا اب بھی اُس کے پڑھنا لکھنا شروع کرنے کا وقت نہیں آیا؟ اس سے تو میں اسی نتیجے پر پہنچتا ہوں۔ کہ اگر اب تک اس کے اتنا بڑا ہو جانے پر بھی پڑھنا لکھنا شروع کرنے کا وقت نہیں آیا۔ تو وہ وقت شاید ساری عمر میں بھی کبھی نہیں آئے گا۔ جو اوائل عمر میں تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ اُن کی زندگی کے مستقبل کا تاریک ہونا لازمی امر ہے۔ کنور کی والدہ شاید یہ خیال کئے بیٹھی ہوں گی۔ کہ اُن کا عقلمند اور ہوشیار فرزند جس وقت مہربانی فرما کر دوات قلم چھو لے گا۔ اُسی لمحہ وہ ایک مشہور عالم فاضل بن جائے گا۔ آنکھ جھپکنے جتنی دیر لگتی ہے۔ اتنی دیر بھی نہیں لگے گی۔ ممکن ہے۔ کہ اُن کا وہ کنور کسی روز ہائی کورٹ

کا چیف جسٹس (بڑا جج) بن کر سب کو حیرت میں ڈال دے، یہ عموماً دیکھا جاتا ہے۔ کہ بیٹا کتنا ہی کند ذہن۔ بیوقوف۔ لولا۔ لنگڑا یا کانا وغیرہ کیوں نہ ہو۔ مگر والدین اسے بھی نہایت عقل مند اور خوب صورت خیال کیا کرتے ہیں، اس لئے تمہاری جلیٹھانی جی کا کوئی قصور نہیں، حق تو یہ ہے کہ جب تک ہمارے ملک کی عورتیں ترقی کریں گی۔ جب تک اُنہیں مناسب تعلیم نہیں دی جائے گی۔ جب تک اُنہیں اپنے ضروری فرائض کا علم نہ ہو گا۔ اُس وقت تک یہ امید کرنا۔ کہ ان کی اولاد ترقی کی بلند چوٹی پر پہنچے گی۔ ایک لایعنی اور فضول سی بات ہے، والدین کے قصور سے کتنے ہی لڑکے دونوں جہان سے گئے گزرے ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کی دُنیا اور عاقبت دونوں مٹی میں مل جاتی ہیں۔ مگر افسوس کی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمارے ہموطن اس بات کو سمجھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے! اُنہی کی بدولت اُن کی پیاری اولاد بیوقوف اور جاہل رہ جاتی ہے۔ اگر وہ یہ سُنیں تو شاید دریائے حیرت میں ڈوب جائیں، باپ کے نطفے اور ماں کے خون ہی سے بچّے کی زندگی بنتی ہے، بچّہ والدین ہی کے اوصاف۔ اور عقل اور فہم کو لے کر اس دنیا میں داخل ہوتا ہے، اس کے بعد بچپن میں وہ والدہ کے پاس رہ کر ایک نامعلوم طریقے سے ہر بات میں والدہ کی تقلید کرتا رہتا ہے۔ جس طرح ماں کوئی کام کرتی ہے۔ اسی

طرح بیٹا کرتا ہے۔ یہ بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ عقل مند ماؤں کے بچے بھی عقل مند اور ذہین ہوتے ہیں۔ نیک چلن اور وفا شعار عورتوں کے لڑکے بھی نیک چلن پائے جاتے ہیں۔ بدمعاش اور غصہ ور عورتوں کی اولاد بھی بدمعاش اور غصہ ور ہوتی ہے۔ ناقص العقل عورتوں کے بچے بھی ناقص العقل ہوتے ہیں۔ اب تم یہ بخوبی سمجھ گئی ہو۔ کہ ماں کے چال چلن سے لڑکوں کے چال چلن کا کتنا گہرا تعلق ہے۔ یہ بات بھی تمہارے ذہن نشین ہو گئی ہوگی۔ کہ اچھی ماں بننے کے لئے پہلے اچھی عورت بننا لازمی ہے۔ شاید چند ہی ماہ بعد تمہیں بھی کسی کی ماں بننا پڑیگا یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے اس بارے میں چند ضروری باتیں درج کر دی ہیں۔

آج کل تمہاری طبیعت اچھی نہیں رہتی۔ کاہلی کا غلبہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوا؟ اس کا سبب تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ اس کا سبب خواہ تم مجھ سے چھپائے ہی رکھو۔ لیکن میں سمجھ گیا ہوں۔ سچ مچ سمجھ گیا ہوں۔ اور تمہیں "حاملہ کے فرائض" پڑھنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ یہ تمہاری زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا کر دینے والا وقت ہے۔ اس سے پیشتر جو کچھ تم نے صرف سن پڑھ رکھا تھا۔ وہ اب تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گی۔ آج تک تم اپنی ماں کی لاڈلی بیٹی تھیں۔

Taj Tahir Foundation

ماں نے تمہیں بڑی جانفشانی اور محبّت سے پالا پوسا تھا۔ مگر اب تمہیں بھی محبّت بھرے دل والی ماں بننا پڑے گا۔ تمہاری ہی کوشش اور محبّت سے تمہاری اولاد کی پرورش ہوگی کسی کی ماں بن بیٹھنا کچھ آسان کام نہیں ۔ یہ بات خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا ۔ ماں بننے پر لڑکے لڑکیوں کے ساتھ ماں ہی کی طرح سلوک کرنا پڑتا ہے۔ ماں کا فرض ایک نہایت مشکل فرض ہے ۔ اولاد کا مستقبل۔ ان کی زندگی کی ترقی تنزل بھلائی ۔ بُرائی ۔ ان سب باتوں کا مدار وانحصار ماں ہی پر ہے ۔ یہ باتیں خط میں لکھ کر اچھی طرح نہیں سمجھائی جاسکتیں۔ صرف اتنا بتا دیتا ہوں ۔ کہ اچھی ماں بنے بغیر اچھا بیٹا نہیں مل سکتا ۔ جب تک ماں اپنے میں اوصاف حمیدہ پیدا نہ کرے۔ اُس وقت تک اُسے اچھی عادتوں والا بیٹا گود میں بٹھانے کے لئے نہیں مل سکتا ۔ بھلا کہیں گیدڑی کے بطن سے شیر کا بچّہ بھی پیدا ہوا ہے ؟

ہمیشہ اچھی اچھی کتابوں کا مطالعہ کرو ۔ دل کو پاک صاف اور یکسو رکھ کر پرماتما کی عبادت کرو ۔ یاد رکھو کہ سب کے سچّے خیر خواہ۔ مالکِ دوجہاں پرماتما کے فضل وکرم کے بغیر ہم ایک منٹ بھی اس دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے جب تک انسان پر مصیبت نازل نہیں ہوتی۔ اُس وقت تک

وہ اس صداقت کو فراموش کئے رہتا ہے۔ یہی توجہ ہے۔ کہ انسان کی تکالیف کا کبھی خاتمہ نہیں ہوتا۔ اگر ہم قدم قدم پر عقیدت بھرے دل کے ساتھ اُس کی بندگی کریں۔ اور اُس کا رحم و کرم حاصل کرنے کے لئے سچّے عجز و انکسار کے ساتھ اس کی بارگاہ میں دعا کرتے رہیں۔ تو وہ بھی ہماری رہنمائی کرے۔ ہمیں راہِ راست پر ڈالے۔ بُرے کاموں کی طرف سے ہمارے دل پھیر دے۔ ہمارے دلوں میں ہمّت و حوصلہ پیدا کرے۔ اور جس کا ہمیں کبھی خواب و خیال بھی نہیں آسکتا۔ ایسی ہوشیاری اور طاقت سے ہمیں آنے والی مصیبتوں کا شکار ہونے سے بچائے۔ اگر وہ کریم و کارساز چاہے۔ تو ایک پل میں دریاؤں۔ ندّیوں۔ سمندروں۔ پہاڑوں اور حیوانات و نباتات وغیرہ سے بھری ہوئی اس دنیا کا نام و نشان تک مٹا دے۔ کہیں کچھ نہ رہے۔ سب کچھ خاک میں مل جائے۔ نیست و نابود ہو جائے۔ لیکن وہ ایسی غیر محدود طاقت رکھنے کے باوجود بے رحم نہیں ہے۔ اس میں جس قدر طاقت ہے۔ اتنا ہی رحم و کرم بھی ہے۔ عقیدت کے ساتھ جو شخص اُس کی پناہ لیتا ہے۔ اس کا سہارا ڈھونڈتا ہے۔ وہ بھی اُس پر ہمیشہ اپنے لطف و کرم کی بارش کرتا رہتا ہے۔ اور جو شخص اُس کی عبادت نہیں کرتا۔ گھڑی بھر کے لئے بھی اُسے یاد کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ اُس

Taj Tahir Foundation

بدنصیب ناشکرے کو بھی وہ نہیں بھولتا۔ اُس پر بھی کرم کرنے سے باز نہیں آتا۔ یہ باتیں مشکل ضرور ہیں۔ مگر ان کے مشکل ہونے کے باعث ان کے پاس آنے سے ڈر نہ جانا۔

اس وقت تمہیں کچھ کچھ سستی سی محسوس ہوگی۔ اس میں حیران ہونے کی کوئی بات نہیں۔ بلکہ یہ قدرتی امر ہے۔ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں۔ کہ کسی کی ماں بننا آسان کام نہیں۔ ہمیشہ احتیاط سے رہنا۔ اور اپنی صحت کا خاص طور پر خیال رکھنا۔ خط جلد جلد لکھتے رہنا۔ اور جوں جوں جسمانی حالت بدلتی جائے۔ مجھے مفصّل حالات سے مطلع کرتے رہنا۔ اس میں ہرگز کوتاہی یا بے پروائی نہ کرنا۔

پرماتما تمہیں خوش رکھے!

دُعاگو

Taj Tahir Foundation

بیوی کا جواب

میرے عزیز از جان شوہر!

آپ کا طویل خط پڑھ کر مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ شاید آپ یہ کہیں گے۔ کہ میرا یہ کہنا جھوٹ ہے۔ کیونکہ مجھے

لیکچر یا نصیحت سُننا اچھا نہیں لگتا۔ اور لمبا چوڑا خط پڑھنے میں میری طبیعت نہیں لگتی۔ ہماری بد قسمتی! یہی وجہ ہے۔ کہ آپ لوگ بہت تو سمجھ سکتے ہیں۔ مگر کم نہیں سمجھ سکتے۔ کل دنیا کی باتیں سمجھ سکتے ہیں۔ مگر ہم بدقسمت عورتوں کے دلی خیالات کو نہیں سمجھ سکتے۔ ورنہ آپ نے یہ کلیہ کیونکر قایم کر لیا۔ کہ مجھے آپ کی تقریر سننا اچھا نہیں لگتا؟ تقریر طویل ہوتی ہے نا! میں تو نہیں دیکھتی۔ کہ آپ کبھی چار صفحے سے زیادہ کا خط لکھتے ہوں۔ اتنے ہی میں آپ اتنی باتیں لکھ ڈالتے ہیں۔ اس قدر ہنسی مخول بھی کر دیتے ہیں۔ اگر آپ مہربانی فرما کر ذرا اَور لمبا چوڑا خط لکھا کرتے۔ تو مجھے اَور بھی بہت سی باتیں سُننی پڑتیں۔ اَور بھی بہت سے طعنے برداشت کرنے پڑتے۔

میں نے جو آپ سے یہ درخواست کی ہے۔ کہ ہر خط میں اپنی صحت کا حال لکھتے رہا کیجئے۔ تو کیا میں نے کوئی قصور کر دیا ہے؟ اگر یہ قصور مانا جائے۔ یا اس کو آپ کیفیت طلب کرنا کہیں۔ تو پھر بتائیے۔ میں اس کے لئے کیا کروں؟ لیکن آپ خواہ کچھ ہی سمجھیں۔ میں صاف صاف کہوں گی۔ کہ اس قسم کے "قصور" کرنے سے میں ذرا بھی نہ ڈروں گی۔ اور میرا ایسی "کیفیت طلب کرنا" بھی ہرگز بند نہ ہوگا۔ اس کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ میں نے آپ کے دل کی حالت کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ اور اسی لئے آپ نے بھی اس کے متعلق کچھ نہیں تحریر کیا۔ اس سے ظاہر ہوتا

Taj Tahir Foundation

ہے۔ کہ آپ کا دل ضرور کسی فکر میں مبتلا ہے۔ اور آپ نے مجھے یہ بات صرف اسی لئے نہیں بتائی کہ میں اس کا کچھ درماں نہ کرسکوں گی۔ اور میرے لئے اُس کا سُننا نہ سُننا یکساں ہوگا۔ اس کے لئے میں آپ کو قصوروار کیوں ٹھہراؤں؟ یہ صرف میری تقدیر ہی کا قصور ہے۔ جو بے وقوف ہے۔ جسے بھلے بُرے کی تمیز نہیں۔ جو آرام اور تکلیف کو نہیں سمجھ سکتا۔ اُس سے آپ نفرت کریں۔ یا اُس سے اپنے دل کی بات کھول کر کہنے سے احتراز کریں۔ تو اس سے بھلا مجھے تکلیف کیوں ہونے لگی؟ البتہ تکلیف صرف اسی بات کی ہوتی ہے۔ کہ صرف یہ خیال کرکے کہ عورتیں ہمارے رنج و راحت کو نہیں سمجھ سکتیں۔ آپ ہمیں اپنا رنج و راحت سمجھانے کی کبھی بھول کر بھی کوشش نہیں کرتے۔ تو پھر یوں کہو۔ کہ عورتیں حیوانوں کے برابر ٹھہریں۔ ان کی تکلیف و آرام ہی کیا؟ اور اس کے لئے مردوں کو فکر کرنے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے؟

مگر آج میں دو باتوں کے لئے آپ سے درخواست کرتی ہوں۔ براہ کرم آپ اُنہیں مان لیں۔ ورنہ مجھے سخت صدمہ ہوگا۔ پہلی درخواست تو یہ ہے۔ کہ آپ اپنی اگلی چٹھی میں اپنے دل کی حالت مفصل لکھیں۔ خواہ چرندوں۔ پرندوں۔ کیڑوں مکوڑوں یا کسی اَور جماعت میں میرا شمار کیوں نہ ہو۔ مگر مجھے

یہ معلوم کرنے کی بڑی خواہش ہے۔ دوسری عرض یہ ہے۔ کہ آپ کا لمبا چوڑا خط پڑھنے میں مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ یا خوشی۔ آپ اس بات کا خیال کرکے مجھے چھوٹا سا مختصر خط نہ لکھا کریں۔

خط میں آپ نے ایک مقام پر لکھا ہے۔ کہ جب آپ کو کوئی عمدہ مضمون ملے گا۔ آپ اسی وقت لیکچر دینا شروع کر دیں گے۔ میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ اگر مقرر تقریر کرنا چاہے۔ تو مضمون ملنا بھی کچھ مشکل بات نہیں۔ شاید میں بھی دو چار مضمونوں کے نام پیش کرسکوں گی۔ آج مجھے بھی بہت سے نئے نئے مضامین سوجھ رہے ہیں۔ اُن پر اچھی اچھی تقریریں کی جاسکتی ہیں۔ اور قلم بھی اپنے جوہر خوب دکھا سکتا ہے۔ وہ مضامین مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ ہمارے ملک کی عورتوں اور چرندوں پرندوں میں کیا فرق ہے؟

۲۔ جاہل عورتیں اپنے تعلیم یافتہ شوہروں کی خانگی تکالیف کا باعث ہیں۔

۳۔ زندہ رہ کر شوہر کو تکلیف دینے کی نسبت عورتوں کے لئے خودکشی کرلینا مناسب ہے یا نہیں؟

اسی قسم کے اَور بھی کئی مضمون ہیں۔ مجھے یہ مضامین بہت دلچسپ اور اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ اُمید کہ آپ کے اگلے خط

Taj Tahir Foundation

سے اِن کے متعلق مجھے بہت سی باتیں معلوم ہو سکیں گی۔

یہ میں سمجھ گئی ہوں۔ کہ ماں بننا آسان نہیں۔ اور ماں کا فرض بھی مشکل ترین ہے۔ آج کل مجھے ہر وقت ایک فکر دامنگیر رہتا ہے۔ کسی طرح سکونِ قلب نصیب نہیں ہوتا۔ دل میں ہر وقت خوف سا رہتا ہے۔ اور جب وقت مستقبل کا خیال سامنے آجاتا ہے۔ تو میں مضطرب اور بے چین ہو جاتی ہوں۔ اس خیال کے علاوہ میری صحت بھی اچھی نہیں۔ ایک نہ ایک عارضہ اور کوئی نہ کوئی شکایت ہی رہتی ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔

آپ نے مجھے "حاملہ کے فرائض" پڑھنے کا مشورہ دیا ہے۔ میں بھی اسے پڑھنا چاہتی ہوں، کتاب کو کتب خانہ میں ہر چند تلاش کیا۔ مگر بدقسمتی سے نہیں ملی۔ معلوم ہوتا ہے کسی بے سمجھ بچے نے کتاب لے کر کہیں اِدھر اُدھر پھینک دی ہے۔ آپ شاید یہ کہیں گے۔ کہ میری ہی بے پروائی اور بے احتیاطی کے باعث کتاب گم ہو گئی ہے۔ لیکن کیا آپ براہ مہربانی میری بھلائی بُرائی کا کچھ خیال نہ کر کے اس کتاب کی ایک اَور جلد ارسال کریں گے؟ عورتیں تو حیوانوں کے مانند ہیں۔ کیا ہماری خوبیوں یا بُرائیوں کو اس قدر گہری نظر سے دیکھنا واجب ہے؟ مرد ان حیوانوں کو انسان بنانے کی کوشش میں جو وقت صرف

کرتے ہیں۔ اسے اگر کسی مفید کتاب کے مطالعہ یا کسی اور نیک کام میں صرف کیا کریں تو کیا ہی خوب ہو!

اچھا۔ اب یہ باتیں جانے دیجئے۔ خط کا جواب بہت جلد دیجئے گا۔

آپ کے جسم اور دل کی حالت جاننے کی خواہاں
آپ کی ......

شوہر کا خط

میری محبوبہ!

ابھی تمہارا خط پڑھ کر ختم کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے پچھلے خط کو پڑھ کر تمہیں کچھ رنج ہؤا ہے۔ تم سمجھی ہو۔ کہ میں نے تم سے محض ناراض ہو کر اپنے دل کی حالت بیان نہیں کی۔ مگر بھلا یہ بھی کبھی ہو سکتا ہے؟ اتنے دنوں کے بعد تم ایسے وہم میں کیونکر پڑ گئیں؟ ہرچند کوشش کی۔ مگر میں یہ نہیں سمجھ سکا "عورتیں بے وقوف ہوتی ہیں۔ انہیں بُرے بھلے کی تمیز نہیں ہوتی۔ وہ اپنے شوہروں کے رنج و راحت کو نہیں سمجھ سکتیں۔ وہ حیوانوں کے مانند ہیں۔ وغیرہ" ان نئی باتوں کے

Taj Tahir Foundation

لکھنے کا مطلب کیا ہے ؟ کیا میں نے اپنی زبان سے کبھی ایسی باتیں کہی ہیں ؟ پچھلے خط میں تم نے صرف میری جسمانی صحت کا حال دریافت کیا تھا۔ لیکن جسمانی صحت کے اچھا ہونے کے باوجود اگر آدمی کو تندرست دل۔ روحانی خوشی۔ سکون قلب نصیب نہ ہو۔ تو وہ خوش نہیں رہ سکتا۔ اس لئے اگر کسی کی خیر خیریت دریافت کرنا مطلوب ہو۔ تو اُس کے جسم اور دل دونوں کی حالت دریافت کرنا چاہیئے۔ میں نے تمہیں جو کچھ لکھا تھا۔ صرف یہی بات سمجھانے کے لئے لکھا تھا۔ مجھے کبھی خواب میں بھی اس بات کا خیال نہ آیا تھا۔ کہ میری تحریر کا اُلٹا مطلب لے کر تم خواہ مخواہ تکلیف اُٹھاؤ گی۔ خیر! میں نے تمہاری درخواست منظور کر لی ہے۔ اور اس کے جواب میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں جسم اور دل دونوں کے لحاظ سے بہت اچھا اور خوش ہوں۔ ہاں میرے پچھلے خط میں لکھی ہوئی باتوں کا ٹھیک مطلب نہ سمجھنے سے تم نے جو تکلیف اُٹھائی ہے۔ اُس سے مجھے بھی صدمہ پہنچا ہے۔

اس کے بعد مجھے یہ دریافت کرنا ہے۔ کہ تم اپنی تقدیر کی اس قدر مذمت کیوں کرتی ہو؟ میں تو یہی جانتا ہوں۔ کہ عورتوں کے لئے تقدیر کی اور شوہر کی بُرائی کرنا قریب ایک ہی بات ہے۔ اس بات پر تو نہ روٹھو گی ؟ تم نے مجھے لکھا ہے۔ کہ "کیا

آپ براہ مہربانی بذریعہ ڈاک اس کتاب کی ایک اور جلد ارسال کریں گے؟ اس کے جواب میں میں صرف یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اگر تم قیمت ارسال کردو گی۔ تو ایک کا ذکر ہی کیا ہے۔ میں دس کتابیں بھیج دوں گا +

تم شاید یہ دیکھ کر گھبرا گئی ہو۔ کہ تمہاری صحت قدرے بگڑ گئی ہے۔ اور تمہیں ایک نہ ایک عارضہ ستاتا رہتا ہے۔ مگر میں تمہیں پورے یقین اور صدق دل سے بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تمہاری یہ گھبراہٹ یا خوف بالکل فضول اور بے بنیاد ہے + تمہاری یہ صحت کی خرابی بہت جلد دور ہو جائے گی + اس کے بارے میں تم اپنے دل میں فکر کر کے خواہ مخواہ تکلیف نہ اٹھاؤ اپنے دل میں یقین رکھو۔ کہ قوانین قدرت کے مطابق اپنا چلن رکھنے والے کو ہرگز کوئی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی + دنیا کے ہر حصے اور ہر ملک میں یہ بات دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ جب عورت کو پہلی مرتبہ حمل ٹھہرتا ہے۔ تو وہ بہت ہی ڈرتی اور گھبراتی ہے + بچہ پیدا ہونے کے وقت کبھی کبھی جو افسوسناک واقعات پیش آجاتے ہیں۔ انہیں دیکھ سُن کر ہی وہ یہ سوچا کرتی ہیں۔ کہ شاید ہمیں بھی ان خوفناک مصائب کا شکار ہونا پڑے مگر انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ جس قدر ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ عموماً ان عورتوں کی اپنی غلطی یا قصور ہی سے ہوتے

ہیں۔ اگر حمل کی حالت میں جسم پر کسی قسم کا بوجھ یا دباؤ نہ ڈالا جائے۔ کسی طرح قانون قدرت کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اور اگر حاملہ عورت ہر بات میں احتیاط رکھے۔ عقل سے کام لے۔ تو بچّہ جنتے وقت نہ تو کوئی حادثہ پیش آئے اور نہ اُسے کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یہ بالکل یقینی امر ہے۔

آج پھر حفظِ صحت کے متعلق میں چند باتیں لکھوں گا۔ عورتیں اس نہایت ضروری اور اہم سوال کی طرف توجہ نہیں کرتیں۔ اس لئے مجھے یہ باتیں بار بار لکھنی پڑتی ہیں۔ ہمارے ملک کی عورتیں اپنی صحت کی ذمہ داری پرماتما کے سر ڈال کر آپ اس سے بے فکر رہتی ہیں۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ کیا پرماتما ہمارے پاس آکر اپنے ہاتھ سے ہمارا جسم صاف کر دے گا۔ ہمارے دودھ میں پڑی ہوئی مکھی نکال کر پھینک دے گا۔ مریض کے مُنہ میں دوا ڈال دے گا۔ کٹے ہوئے یا زخمی مقام پر مرہم کا پھاہا رکھ دے گا۔ یا ہمارے لئے مقوی غذائیں خرید کر لا دے گا؟ اس قسم کی فضول باتوں کی توقع تو بیوقوف سے بیوقوف شخص بھی نہیں کرے گا۔ اس کے باوجود جب حفظ صحت کا سوال پیش ہوتا ہے۔ تو بہت سے لوگ خاص کر ہمارے ملک کی عورتیں یہی کہہ دیا کرتی ہیں۔ کہ "پرماتما جو کچھ کرے گا۔ وہی ہو گا" لیکن پرماتما کے سر پر اس

قسم کا بوجھ ڈال دینا مناسب نہیں۔ اس نے ہمیں بھلے بُرے میں تمیز کرنے کی طاقت اور سوچنے کے لئے عقل عطا کی ہے۔ ہمیں اس سے مدد لے کر خانہ داری کے کام انجام دینے چاہئیں۔ اس نے ہمیں کھیت اور بیج دیئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ کھیت میں بیج بوئیں۔ غلّہ پیدا کریں۔ اور اس سے کھانے پینے کی اشیاء تیار کریں۔ اُس نے کپاس پیدا کر دی ہے۔ ہمیں کپاس سے سُوت بنا کر اور سُوت سے کپڑے تیار کر کے اپنا تن بدن ڈھانپنا چاہیئے۔ اس نے درخت۔ دریا۔ سمندر۔ لوہا وغیرہ چیزیں بنائی ہیں۔ ہمیں واجب ہے۔ کہ اپنی عقل لڑا کر اور لوہے سے کشتیاں اور جہاز بنائیں۔ اور اُن کے ذریعے دریاؤں اور سمندروں کو عبور کر کے اپنے لئے ضروری علم۔ واقفیت اور دیگر ضروری اشیاء بہم پہنچائیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ ہم کام نہ کریں۔ ہاتھ پاؤں نہ ہلائیں۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں۔ اور یہ اُمید کریں۔ کہ ایشور خود ہمارے منہ میں لقمہ ڈال دے گا۔ تو کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ اسی طرح کوشش سے کام نہ لے کر اپنے جسم کی طرف سے بے پروائی اور قوانین قدرت کی خلاف ورزی کر کے یہ اُمید کرنا بھی فضول اور لاحاصل ہے۔ کہ ایشور ہمیں تندرست رکھے گا۔ یاد رکھو۔ اگر ہم مسہری نہ بنوائیں۔ تو پرماتما آ کر ہمیں مچھروں کے کاٹنے کے عذاب سے نجات نہیں دلا سکتا۔ قوانین قدرت کے خلاف کام کرنے سے انسان کو

تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ مرض کے پنجے سے رہائی پانے کے لئے قدرت نے دوائیں پیدا کی ہیں۔ اگر کوشش سے دوا استعمال کی جائے۔ علاج معالجہ کرایا جائے۔ تو مرض رفع ہو سکتا ہے۔ اور آدمی از سر نو تندرست اور ہٹا کٹا بن سکتا ہے۔ صحت و تندرستی کو ایشور یا تقدیر پر چھوڑ کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا عقلمندی کا کام نہیں۔ اور اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ صرف یہی ذرا سی بات تمہیں ذہن نشین کرانے کے لئے اتنا لمبا چوڑا دیباچہ لکھنا پڑا۔ اگر ممکن ہو تو اس دیباچے کا مطلب اپنی سہیلیوں۔ بہنیلیوں اور جان پہچان کی عورتوں کو سمجھانے کی کوشش کرنا۔

صحت کے لئے سب سے مقدم جسم کو مضبوط بنانے والی غذاؤں کا استعمال ہے۔ دوسرے صاف اور تازہ ہوا کا استعمال تیسرے بدن۔ کپڑوں اور اشیائے ضرورت کی صفائی۔ چوتھے جہاں تک ممکن ہو۔ جسمانی مشقت اور ورزش کرنا۔ پانچویں نیند بھر کر سونا۔ اور چھٹے اپنی طبیعت کو ہر وقت خوش اور مطمئن رکھنا۔ تاکہ روحانی خوشی نصیب ہو۔

ان چھ باتوں کی طرف توجہ کرنے سے آدمی تندرست رہتا ہے بڑی عمر پاتا ہے۔ اور مزے سے زندگی بسر کر سکتا ہے۔ ان اصولوں کی پابندی میں کچھ خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ اور ان پر عمل بھی بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ مگر کتنے آدمی ہیں جو ان

اصولوں کے پابند ہیں؟ اور کتنے آدمی ایسے ہیں جنہیں صحیح معنوں میں تندرست کہا جاسکتا ہے؟ کھانا ہی انسان کی زندگی ہے۔ کھانا نہ ملنے سے آدمی بہت دن زندہ نہیں رہ سکتا۔ انسان کی عمر جوں جوں بڑھتی جاتی ہے۔ محنت اور دیگر طبعی افعال کے باعث اس کا جسم کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ عمدہ غذاؤں کے ذریعے اُس کمی کو پورا کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو زندہ رہنے کی طاقت روز بروز گھٹتی چلی جائے۔ اور آخر ایک دن بیوقت موت آگھیرے۔

جو کچھ ہم کھاتے ہیں۔ وہ پرماتما کی عجیب وغریب صنعت سے پیٹ کے اندر معدے میں جاتا ہے۔ وہاں جاکر اُس کا خون بنتا ہے۔ یہی خون ہمارے جسم کا محافظ اور اس کل کو چلانے والا ہے۔ اس لئے ہم جتنی اچھی اچھی غذائیں کھائیں گے اُتنا ہی ہمارا جسم مضبوط اور تندرست ہوگا۔ اسی طرح اگر ہم نکمّی چیزیں کھاتے رہیں گے۔ تو ہمارا جسم (خواہ یہ بات ہمیں معلوم نہ ہو) روز بروز کمزور اور دُبلا ہوتا چلا جائے گا۔ معدے کا فعل کبھی بند نہیں ہوتا۔ اگر ہم کچھ نہ کھائیں۔ تو جسم میں جو خون ہے۔ وہی خشک ہونے لگے گا۔ اور جتنے زیادہ دنوں تک کھانا نہیں کھایا جائے گا۔ اُسی قدر خون خشک ہوتا چلا جائے گا۔ ہم کمزور اور دُبلے پتلے ہوتے چلے جائیں گے۔ یہاں تک کہ ایک

Taj Tahir Foundation

روز موت ہمیں آدبائے گی۔ اس لئے میں پھر زور دے کر کہتا ہوں۔ کہ جسم کی طاقت کو برقرار رکھنے اور آگے بڑھانے کے لئے مقوی اور زود ہضم غذاؤں کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ مگر بہت سے لوگ بالخصوص ہندوستان کی عورتیں اس بارے میں بے پروا پائی جاتی ہیں۔ مارے بھوک کے آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی ہیں۔ جسم کا خون معدے میں جاکر پانی ہوا جاتا ہے۔ بدن روز بروز لاغر و نحیف ہُوا جاتا ہے۔ مگر پھر بھی بہت سی شریف بیبیاں اس طرف توجہ نہیں کرتیں۔

بعض عورتوں کا خیال ہے۔ کہ کم کھانا بھی سگھڑ پنے کی علامت ہے "آہا! کیسی نیک بخت بہو ہے! نہ کھانے کا شوق۔ نہ پینے کا خیال۔ بیچاری دن رات کام میں لگی رہتی ہے!" بہت سی ان پڑھ جاہل عورتیں اس قسم کی باتیں کہہ کہہ کر خیر خواہی کے بجائے بد خواہی کیا کرتی ہیں۔ اس قسم کی جھوٹی تعریف سننے کے لئے بعض عورتیں آدھے پیٹ کھاکر اپنے بدن کو کانٹا کر ڈالتی ہیں۔ بعض عورتیں ایسی بھی ہیں۔ جو اپنی ساس یا گھر کی مالکہ سے کھانے پینے کی چیزیں مانگنے میں بھی شرماتی ہیں۔ اس امر کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ایسی شرم ہرگز تعریف کے قابل نہیں کہی جاسکتی۔ جب بھوک لگے۔ اُسی وقت کچھ نہ کچھ ضرور کھانا چاہئے۔ ورنہ جسم تباہ ہو جائے گا۔ بھوک محسوس ہوتے ہی یہ سمجھ لینا

چاہیئے۔ کہ معدہ جسم کی حفاظت کے لئے کھانا کھانے کی گھنٹی بجا رہا ہے۔ اس وقت اگر کھانا نہیں کھایا جائے گا۔ تو بھوک بدن کا خون چوسے گی۔ اس لئے عورتوں سے یہ کہہ دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ کھانا کھانے کے بارے میں اُن کا بے پروا رہنا مناسب نہیں۔ سیر ہو کر کھانا کھانا چاہیئے۔ اور حتی الوسع مقوی اور طاقت بخش غذاؤں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سڑی گلی اور تندرستی کو خراب کرنے والی چیزوں کو پھینک دینا ہی بہتر ہے۔ حاملہ اور بال بچہ دار عورتوں کا ان باتوں پر عمل کرنا ان کے حق میں نہایت مفید ثابت ہوگا۔ اگر وہ ان اصولوں کی پابندی نہیں کریں گی۔ تو نہ صرف وہ خود تکلیف اُٹھائیں گی۔ بلکہ اُن کے بچوں کو بھی جا بجا مصیبت کا شکار ہونا پڑے گا۔

بس آج اتنا ہی کافی ہے۔ حفظ صحت کے متعلق باقی باتیں اگلے خط میں لکھوں گا۔

اماں تو اچھی ہیں؟ اپنی خبر خیریت سے جلد مطلع کرنا۔

ہاں۔ ایک بات اَور بھی قابلِ ذکر ہے۔ خواہ مخواہ کے تفکرات کو دل میں جگہ نہ دینا۔ ہر وقت خوش رہا کرو۔ یہ ہرگز نہ بھولنا کہ پیدا ہونے والے بچے کی تندرستی اور بہبود کے لئے حاملہ عورت کا بشاش رہنا اور اپنے دل کو بے فکر اور مطمئن رکھنا

نہایت ضروری ہے +

دُعاگو

بیوی کا جواب

میرے عزیز از جان شوہر!

کل آپ کا نصیحت آموز الطاف نامہ ملا + آپ نے "حاملہ کے فرائض" اور "رفیقِ نسواں" کی جدا ایک ایک جلد ڈاک کے ذریعے ارسال کی تھی۔ وہ بھی مل گئی + میں یہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتی کہ آپ کے خط کو پڑھ کر میں نہایت خوش ہوئی ہوں + اگر آج "حاملہ کے فرائض" کی جلد نہ ملتی۔ تو میں نے اپنے دل میں ارادہ کر رکھا تھا۔ کہ خواہ کچھ ہی ہو۔ میں ضرور آپ کی خدمت میں قیمت بھیجوں گی + اس کے لئے آپ مجھے اتنا کیوں ڈراتے ہیں؟ کیا میں آپ کے اس ڈرانے سے ڈر جاؤں گی؟ میں غریب کی بیٹی ہوں + یہ سچ ہے۔ مگر میں خود تو غریب نہیں۔ اگر آپ یہاں سامنے ہوتے۔ تو اس طرح نامناسب خوف دلانے کے لئے شاید میں آپ پر جرمانہ بھی کرتی +

اگر عورتیں اپنی تقدیر کی مذمت کریں۔ اور اس کا مطلب

Taj Tahir Foundation

شوہر کی مذمت سمجھا جائے۔ تو میرے لئے کسی حالت میں بھی اپنی تقدیر کی بُرائی کرنا مناسب نہیں، کیوں کہ جہاں تک میرے شوہر کا تعلق ہے۔ شاید ہی کوئی عورت ہوگی۔ جو خوش قسمتی میں میری ہمسری کر سکے +

آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ کسی کی خبر خیریت معلوم کرنے کے لئے اس کے جسم اور دل دونوں کا حال دریافت کرنا چاہئے۔ لیکن صرف نصیحت سُن لینے سے کام نہیں چلتا۔ اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ لہذا میں اپ سے دریافت کرتی ہوں۔ کہ آپ کا جسم اور دل اچھی حالت میں تو ہیں ؟

ایک اور بات یاد آگئی۔ اس روز کنور کی موسی امّاں سے کہتی تھیں۔ کہ آپ جلد گھر آنے والے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے ؟ اگر سچ نہ بھی ہو۔ تو بھی کنور کی موسی کو سچا بنانے کے لئے آپ کو یہاں ضرور آنا چاہیئے۔ بوقت ملاقات میں آپ سے چند ضروری باتیں پوچھوں گی۔ وہ باتیں میں خط میں لکھ کر دریافت نہیں کر سکتی اس لئے یہ سوچا ہے۔ اور اسی لئے میں چاہتی ہوں۔ کہ کسی طرح کنور کی موسی کی بات سچ ہو جائے +

آپ نے لکھا ہے۔ کہ اگر ممکن ہو تو میں آپ کی بیش قیمت نصیحتوں کا مطلب اپنی جان پہچان کی عورتوں کو بھی سمجھاؤں، اس میں مجھے کچھ اعتراض ہے۔ آپ کے نصائح کو میں اپنی ذاتی

Taj Tahir Foundation

حشمت سمجھتی ہوں - اس میں اِدھر اُدھر کی عورتوں کو کیوں شریک کروں؟ میرے اگر ایک سوکن ہوتی - تو آپ جو کچھ بھیجتے - اُس میں اُسے برابر حصّہ دیتی - حسب ضرورت نصف سے زیادہ دینے میں بھی مجھے عذر نہ ہوتا - سوکن ہوتی - تو ہم دونوں اکٹھی بیٹھ کر آپ کا خط پڑھتیں - خوب ہنستیں - خوب اٹکھیلیاں کرتیں - مردوں پر نکتہ چینی کیا کرتیں - اور اپنے جڑاؤ کنگن فروخت کر کے وہ نکتہ چینی - تنقید شائع کرا کے مردوں میں مفت تقسیم کر دیتیں + آپ کو معلوم ہے - میں اور کیا کیا کرتی؟ ہر روز گرم پانی اور صابون سے اپنی سوکن کے بدن کو مل مل کر دھویا کرتی - اُس کے بالوں میں بڑھیا گلاب ڈالا کرتی - اور لیونڈر (ولایتی عطر) سے اُس کا جسم اور کپڑے تر بتر کر دیا کر دیتی - سیج پر عطر کی شیشیاں اُنڈیل دیا کرتی + اُس کی خوشبو سے آپ کو نیند آجاتی - اور میں آپ کے سر میں تیل کی مالش کرنا شروع کر دیتی + بس صرف اس کام میں اپنی سوکن کو حصّہ نہ دیتی + آپ کی خدمت کا کام میں خود کیا کرتی + جب آپ جاگ پڑتے - اور آنکھیں ملنے لگتے - تو میں جھٹ پٹ چپکے سے باہر نکل کر کمرے کی زنجیر لگا دیتی + آپ اور میری سوکن دونو کمرے کے اندر بند رہ جاتے - باہر نہ نکل سکتے + میں باہر سے تماشا دیکھا کرتی + اپنے دل میں یہ نہ سمجھ بیٹھیے گا - کہ سوکن کے

آجانے پر ہر ایک عورت گھر چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ خیر اوروں کی بابت تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔ لیکن ہاں۔ میں خود ہرگز ایسا نہ کرتی۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ سوکن کی موجودگی سے مجھے ایک اور سہولت بھی ہوتی۔ جب کبھی آپ باہر جاتے تو ہم دونوں مل کر آپ کو واپس آجانے کے لئے خط لکھتیں۔ آپ آج کل جس طرح میری درخواست رد کر دیتے ہیں۔ اس طرح ہماری مشترکہ عرضداشت کو نامنظور کرنے کی جرأت کبھی نہ کر سکتے۔ اسی لئے میں کہتی ہوں۔ کہ سوکن کے بغیر مجھے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ کیا آپ مہربانی فرما کر مجھے ایک سوکن لا دیں گے؟ مگر خیال رکھئے۔ سوکن شہر کی ہو۔ اگر آپ نے میری یہ بات منظور نہ کی۔ تو اخبار میں اشتہار شائع کرا کے میں اپنے لئے خود ہی سوکن تلاش کر لوں گی۔

اماں بخیریت ہیں۔ آپ کی دعا سے میں بھی پہلے کی نسبت اچھی ہوں۔ ہرگز فکر نہ کیجئے۔ حفظ صحت کے متعلق گاہے گاہے تھوڑا بہت ضرور لکھتے رہا کیجئے گا۔

آپ کی پیاری

Taj Tahir Foundation

شوہر کا خط

میری پیاری....

میں چند روز کے لئے اپنے ایک دوست کے یہاں گیا تھا جو شہر کے قریب ہی رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تمہارا خط ذرا دیر سے ملا۔ اور جواب لکھنے میں بھی تاخیر ہوئی۔ کہیں یہ نہ خیال کر بیٹھنا۔ کہ میں نے ناراضی کے باعث تمہیں خط نہیں لکھا۔ عورتیں جھٹ روٹھ جایا کرتی ہیں۔ انہیں ناراض ہوتے دیر نہیں لگتی۔ اس لئے میں نے یہ لکھ دینا ضروری سمجھا۔

تمہارے اس خط میں تمام نئی باتیں نظر آتی ہیں۔ سوکن تلاش کرنے کا اس قدر شوق کیوں چرایا ہے؟ تم نے اپنے تصور میں سوکن کے ساتھ جس قسم کا سلوک روا رکھنے کی بات سوچی ہے۔ عورتوں کی ایک کثیر تعداد شاید وہ سلوک نہ کر سکے۔ اور انہیں اس قسم کی باتیں سوچنا بھی ناگوار گزرے گا۔ وہ اس قسم کے خیالات دل میں لانے کی جرأت ہی نہیں کر سکتیں۔ خیر! تم تو اپنی سوکن کو نہلا دھلا کر خوب بنا سنوار دیتیں۔ بال باندھ دیتیں۔ بالوں میں پھول گوندھ دیتیں۔ اور میں کیا کرتا۔ کچھ معلوم ہے؟ میں اس کے منہ پر سیاہی اور چونا پھیر دیتا۔ قینچی لے کر اس کے سر

Taj Tahir Foundation

کے بال کاٹ ڈالتا۔ اُسے مٹی کے تیل میں شرابور کر دیتا۔
اور جوڑے کے پھول کنوئیں میں پھینک دیتا۔ یا تمہاری ناک
اور منہ میں ٹھونس دیتا۔ میں یہ ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔
میں یہ بھی دیکھتا ہوں۔ کہ ایسی ویسی معمولی سوکن سے تمہارا
گزارا نہ ہوگا۔ سوکن شہر کی لڑکی ہونی چاہئے۔ اتنی سختی کیوں؟
کیا شہروں کی لڑکیاں زیادہ میٹھی ہوتی ہیں؟ تو پھر شہر کی لڑکی
مجھے ملے کہاں؟ اگر درحقیقت تمہیں سوکن کی ضرورت ہے۔
تو کیا تمہاری چھوٹی بہن سے تمہارا گزارا نہیں ہو سکتا؟

یہ پڑھ کر مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی۔ کہ تمہاری صحت
اب پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ حفظ صحت کے اصولوں کا خیال
رکھو گی۔ تو آہستہ آہستہ طبیعت بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔
اچھی غذا کے ساتھ صحت کا کس قدر گہرا تعلق ہے۔ طاقت بخش
چیزوں کا استعمال نہ کرنے سے صحت کس طرح بگڑ جاتی ہے۔ اور
بدن کس قدر کم زور اور نحیف ہو جاتا ہے۔ ان باتوں کا ذکر میں
اپنے پہلے خطوں میں کر چکا ہوں۔ میں صرف یہ لکھنا بھول گیا تھا۔
کہ خشک و تر میوہ جات۔ سبزی۔ گھی۔ اور دودھ زیادہ استعمال کرنا
چاہئے۔ صحت کے برقرار رکھنے۔ بدن میں صالح خون پیدا کرنے اور
طاقت بڑھانے میں کوئی چیز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔
صحت کے لئے دوسری ضروری چیز ہے۔ صاف اور تازہ ہوا

کا استعمال ۔ آدمی کو اگر کھانا بھی نہ ملے۔ تو بھی وہ کئی روز تک
زندہ رہ سکتا ہے۔ لیکن اگر صاف ہوا بالکل نہ ملے۔ تو دنوں اور
گھنٹوں کا تو ذکر ہی کیا۔ چند منٹ بھی جینا دشوار ہو جائے۔
دم گھٹ جانے کے باعث آدمی دو چار منٹ میں مر جاتا ہے۔
اس سے سمجھ لو کہ زندہ رہنے کے لئے صاف اور تازہ ہوا کی
کس قدر ضرورت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات کا
بھی خیال رکھو۔ کہ صاف ہوا جس قدر فائدہ مند ہے۔ گندی ہوا
اُسی قدر نقصان دہ ہے۔ اس لئے مکان یا سونے کے کمرے میں
بدبودار چیزوں کا رکھنا ٹھیک نہیں۔ آس پاس کے محلّے میں بھی
کوڑہ کرکٹ کے ڈھیر یا گندے پانی کے گڑھے نہیں ہونے
چاہئیں۔ ہر وقت دروازے اور کمرے کی کھڑکیاں بند رکھنا
بھی بہت بُرا ہے۔ اس سے باہر کی صاف ہوا کمرے میں نہیں
آسکتی۔ اور کمرے کے اندر جو ہوا بند ہوتی ہے۔ اُسے باہر
نکلنے کے لئے راستہ نہیں ملتا۔ اور وہ خراب ہو جاتی ہے۔ اس
لئے تیز دھوپ یا سخت سردی کے وقت تو نہیں۔ لیکن عموماً دروازوں
اور کھڑکیوں کو کھلا ہی رکھنا چاہئے۔ ہوا کی بے روک ٹوک آمد
و رفت سے صحت برقرار رہتی ہے۔ اور کمرے کے اندر رکھی ہوئی
چیزیں بھی خراب نہیں ہونے پاتیں۔
بہت سے لوگ منہ ڈھانپ کر سوتے ہیں۔ یاد رکھو۔ اس

Taj Tahir Foundation

کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ ناک اور منہ بند رہنے کے باعث سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور صحت کے بگڑ جانے کا احتمال رہتا ہے۔ بعض بیوقوف مائیں سونے کے وقت بچوں کا منہ کپڑے سے ڈھانپ دیا کرتی ہیں۔ وہ یہ نہیں جانتیں۔ کہ اس سے بچوں کو کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ اور اُن کی صحت کے خراب ہو جانے کا کس قدر ڈر رہے۔ اگر بچے آسانی سے سانس نہ لے سکیں۔ تو وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ اور اُن کا پلنا بڑھنا رُک جاتا ہے۔ اب تم سمجھ گئی ہوگی۔ کہ صاف ہوا زندگی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔

اس کے بعد صفائی کی ضرورت ہے۔ بدن۔ کپڑے۔ مکان کی اشیاء۔ بستر۔ روزانہ استعمال میں آنے والی چیزیں۔ کھانے پینے کا سامان وغیرہ۔ ان سب چیزوں کا صاف ہونا ضروری ہے۔ اگر ان کی صفائی مدِ نظر نہ رکھی جائے۔ تو یقیناً تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ شاید زمانہ حال کی عورتوں کو صفائی کے بارے میں زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں اَور کچھ لکھنا فضول سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد صحت کے لئے جس چیز کی ضرورت ہے۔ وہ جسمانی کسرت ہے۔ جہاں تک ممکن ہو۔ اپنے اعضا سے کام لینا۔ اور ورزش کرنا چاہیئے جس طرح صندوق کی کنجی استعمال

نہ کرنے سے زنگ آلود ہوجاتی ہے۔ اسی طرح کاہل اور بیکار بیٹھنے والے اشخاص کی زندہ رہنے کی طاقت بھی کم ہوتی چلی جاتی ہے + جس طرح لگاتار استعمال ہونے والی کنجی خوب صورت اور صاف رہتی ہے۔ اسی طرح کام کرنے والے آدمی بھی مضبوط اور تندرست پائے جاتے ہیں + اس لئے ہر چھوٹے بڑے۔ مرد عورت۔ غریب امیر کے لئے یہ لازمی ہے۔ کہ تھوڑی بہت محنت کرے + رئیس اور امیر لوگ یہ خیال کر کے کہ محنت کرنا چھوٹے اور غریب آدمیوں کا کام ہے۔ اس سے کتراتے اور اسے اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں مگر یہ اُن کی سراسر غلطی ہے۔ صحت برقرار رکھنے کے لئے سب کو اپنے جسم اور اعضا سے کام لیتے رہنا چاہیئے + بڑے آدمیوں کو عموماً بھوک نہ لگنے اور قبض وغیرہ کی شکائتیں رہا کرتی ہیں + اس کا سبب صرف یہ ہے۔ کہ وہ ہاتھ پاؤں کو حرکت نہیں دیتے +

بالعموم دیکھا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ ہمیشہ تندرست رہتے۔ اور لمبی عمر پاتے ہیں۔ مگر ایک بات مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ محنت کو اچھا سمجھ کر حد سے زیادہ محنت کرنا بھی ٹھیک نہیں + زیادہ محنت کرنے سے بھی صحت خراب ہو جاتی ہے + عورتوں کو بھی

محنت کرنی چاہئے + میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ بڑے گھروں اور امیروں کی بہو بیٹیاں بوجھ اُٹھائیں۔ یا دن بھر کھانے پکانے کے کام میں لگی رہیں + لیکن ہاں سوئی سلائی۔ دستکاری۔ موزے بُننا وغیرہ ہلکے ہلکے کام کرتے رہنا اُن کے لئے بھی ضروری ہے + اوسط درجے کے گھرانوں کی عورتوں اور غریبوں کی بہو بیٹیوں کو جن کی صحت اچھی ہو۔ اور جو مضبوط و توانا ہوں چولھے چکی اور کوٹنے پیسنے کے کاموں سے بھی احتراز نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ اُنہیں چاہئے۔ کہ اس قسم کے کام شوق سے کریں +

یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ چھوٹی چھوٹی لڑکیاں اپنی والدہ سے خراجِ تحسین حاصل کرنے کے لئے پانی سے بھرے ہوئے بڑے بڑے گھڑے اُٹھائے گرتی پڑتی چلی آتی ہیں + یہ بہت بڑی بات ہے + عورتوں اور لڑکیوں کو ایسے کاموں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جس سے بہت تکلیف ہوتی ہو۔ کیونکہ زیادہ مشقت کے کام کرنے سے فائدے کے بجائے اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑتا ہے + بعض عورتیں اپنی طاقت سے زیادہ محنت کر کے اتنی بیمار ہو جاتی ہیں۔ کہ وہ بیماری عمر بھر اُن کا پیچھا نہیں چھوڑتی + کیا یہ کچھ کم افسوس کی بات ہے؟ حاملہ عورتوں کے لئے اکیلے پانی کا گھڑا اُٹھانا یا کسی بھاری چیز کو

ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے جانا۔ یا لے جانے کی کوشش کرنا۔ ہرگز ٹھیک نہیں + میرا مطلب یہ ہے۔ کہ مارے کاہلی کے محنت نہ کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ اور جس محنت سے تکلیف ہو۔ جسم تکان سے چور ہو جائے۔ وہ محنت بھی ٹھیک نہیں +

حفظ صحت کا پانچواں اصول ہے۔ نیند بھر کر سونا + کون نہیں جانتا۔ کہ رات کو خوب جی بھر کر نہ سوئیں۔ تو اگلے دن بدن اکڑا ہوا اور طبیعت سست رہتی ہے + رات کی نیند دن بھر کی تکان دور کر کے بدن میں نئی طاقت اور نیا جوش پیدا کر دیتی ہے + اس لئے ہر مرد۔ عورت کو رات کے وقت کم از کم سات آٹھ گھنٹے سونا چاہیئے + اگر ایسا نہ کیا جائے۔ تو کوئی نہ کوئی مرض آ گھیرتا ہے + عام طور پر دن کے وقت نہیں سونا چاہیئے۔ لیکن اگر بدن بہت تھکا ہوا ہو۔ یا بہت کمزوری ہو۔ یا کسی وجہ سے رات کو نیند نہ آئی ہو۔ یا جاگنا پڑا ہو۔ تو دن میں سو جانے سے بھی کچھ ہرج نہیں ہوتا + گھر میں شادی بیاہ یا کوئی اور تقریب ہو۔ تو کم فہم عورتیں کھانا پینا اور سونا چھوڑ دیتی ہیں + وہ یہ نہیں خیال کرتیں۔ کہ اُن کی اس بے پروائی سے بدن مٹی ہو جاتا ہے + خیال رہے۔ کہ زندہ اور تندرست رہنے کے لئے عمدہ غذائیں۔ صاف و تازہ ہوا۔ اور ربانی

Taj Tahir Foundation

وغیرہ جس قدر ضروری ہیں۔ خوب نیند بھر کر سونا اُن
سے کچھ کم ضروری نہیں۔ مرد دائیں کروٹ اور عورتیں
بائیں کروٹ سوئیں۔ تو خوب گہری اور اطمینان کی نیند
آتی ہے۔ ہمیں زیادہ نہیں کھانا چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ تھوڑی
بھوک چھوڑ کر کھانا چاہیئے۔ اسی طرح کھاتے ہی لیٹ
جانا بھی ٹھیک نہیں۔ اس سے نیند میں فرق پڑ جاتا ہے۔
رات کو بُرے بُرے خواب ستاتے رہتے ہیں۔ اور گہری
میٹھی نیند نہیں آتی۔

صحت کے لئے بشّاش رہنا بھی کچھ کم ضروری نہیں۔
دل کی حالت اچھی نہ ہو۔ تو جسم کی حالت بھی اچھی نہیں رہ
سکتی۔ ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ بڑا گہرا
تعلق ہے۔ ایک بگڑا نہیں۔ کہ دوسرے میں بھی جھٹ فتور
پڑ جاتا ہے۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہٹے کٹے اور اچھی صحت
رکھنے والے اشخاص کو بھی جب کبھی کوئی صدمہ پہنچا کسی
قسم کی دلی تکلیف ہوئی۔ رنج و فکر نے آگھیرا۔ تو ناقابل
برداشت تکلیف کا سامنا ہو جاتا ہے۔ وہ تھوڑی ہی دیر
میں دبلے ہو جاتے ہیں۔ ایک ہی گھنٹے کے اندر سارے
سر کے بال سفید ہوتے دیکھے گئے ہیں۔ اس لئے جسم کو
تندرست رکھنے کے لئے دل کو بھی طاقتور رکھنا ضروری

Taj Tahir Foundation

ہے۔ روحانی (دلی) خوشی کیونکر نصیب ہو سکتی ہے؟ یہ
بات اس چھوٹے سے خط میں نہیں سمجھائی جا سکتی۔ میں صرف
اس قدر کہہ دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ پرماتما نے ہمیں جو
کچھ عطا کیا ہے۔ اسی پر قناعت کرنا اصلی خوشی ہے۔ جو لوگ
قناعت نہیں کرتے۔ انہیں اطمینان اور آرام کہاں نصیب
ہو سکتا ہے؟ بعض عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ
گذشتہ تکالیف کو یاد کر کے یا آیندہ نازل ہونے والی
فرضی مصیبتوں کا خیال دل میں لا لا کر روتی رہتی ہیں۔ اس
سے ان کے دل پر لگاتار چوٹ لگتی رہتی ہے۔ اور ان کی
صحت خراب ہو جاتی ہے۔ ان باتوں سے بچنا چاہئے۔

مندرجہ بالا باتوں پر عمل کرنے سے صحت اور خوشی
دونوں چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ کیا انہیں یاد رکھو گی؟
اور ان پر عمل کرو گی؟ یا یہ باتیں اور یہ نصیحتیں اسی خط میں
بند پڑی رہیں گی؟

کنور کی موسی کو یہ کیونکر معلوم ہوا۔ کہ میں جلد ہی گھر
آنے والا ہوں؟ جب گھر آؤں گا۔ تو تمہاری موجودگی
میں ان سے یہ بات دریافت کروں گا۔ خیر! میں تمہاری
فرمائش سے ان کی بات سچ کر دکھانے کی کوشش کروں گا۔
اگلی چٹھی میں تمہیں اس کے متعلق صحیح صحیح لکھوں گا۔

میں بخیریت ہوں۔ اور اُمید کہ تم بھی بخیریت ہو گی +
والدہ صاحبہ کا حال ہر خط میں لکھتی رہا کرو +
تمہارا۔۔۔۔

بیوی کا جواب

میرے پیارے۔۔۔۔

آپ کا عنایت نامہ موصول ہُوا + میں خط کے ذریعے اس امر کا اظہار نہیں کر سکتی۔ کہ حفظ صحت کے متعلق آپ نے جو بیش قیمت نصیحتیں لکھ بھیجی ہیں۔ اُن سے مجھے کس قدر فائدہ پہنچا ہے +

آپ نے لکھا تھا۔ کہ آپ اپنے ایک دوست کے یہاں گئے تھے۔ اسی وجہ سے جواب لکھنے میں تاخیر ہوئی + اِدھر میں بھی دن رات چوبیس گھنٹے۔ سوکن کی تلاش میں مصروف رہتی تھی۔ ایک گھڑی بھر کی بھی مجھے فرصت نہ تھی۔ اس کے باوجود آپ کے خط کا جواب لکھنے میں مجھ سے دیر نہیں ہوئی! دیکھئے۔ عورتوں کو اپنے کام کا کس قدر خیال رہتا ہے + اب کبھی یہ نہ کہئے گا۔ کہ عورتیں اپنے وقت کا ٹھیک استعمال

نہیں جانتیں +

میں دیکھتی ہوں - کہ آپ بڑے بہادر ہیں ! اگر ایسے بہادر نہ ہوتے۔ تو کیں برتے پر آپ میری سوکن کے منہ پر چونا اور سیاہی ملتے۔ اور اُس کے بدن پر مٹی کا تیل ڈال دینے کی بات کہتے ؟ اس ملک کی عورتیں پہلے شوہر کو حصّہ دیئے بغیر کوئی چیز قبول نہیں کرتیں + اس سے اُس چونا سیاہی اور مٹی کے تیل کا زیادہ حصّہ آپ ہی کو ملتا۔ اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اور بتایئے تو۔ آپ میری سوکن کے بال قینچی سے کاٹ ڈالتے - تو آپ کے شوق کی چیز (مانگ) کی کیا حالت ہوتی ؟ چھی ! آپ نے اس طرح میری سوکن کی بے عزتی کی۔ یہ بات اچھی نہیں۔ میں اُمید کرتی ہوں۔ کہ آیندہ ایسا نہ ہوگا +

اپنی چھوٹی بہن کو سوکن بنانے میں مجھے کچھ اعتراض ہے + وہ تو مجھ ایسی ہی بے سمجھ اور دیہاتی لڑکی ہے - میری ہی طرح اُلٹی سیدھی باتیں کرنا جانتی ہے + اس لئے میری بہن کے ذریعے ہماری حکمرانی خوب نہیں ہو سکے گی۔ یہی تو وجہ تھی۔ کہ میں نے آپ کو لکھا تھا۔ کہ میری سوکن کسی شہر کی لڑکی ہو + شہروں کی لڑکیاں بڑی تیز۔ اور حکمرانی کرنے میں بڑی مضبوط ہوتی ہیں - میں اسی قسم کی ایک سوکن چاہتی ہوں + میں نے سنا ہے - کہ شہر کی لڑکیاں بہت خوش گفتار ہوا کرتی ہیں + اُن کی میٹھی میٹھی

باتیں سُن کر جی خوش ہو جاتا ہے، وہ روتی ہیں۔ تو بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ گیت گا رہی ہیں، شاید اُن کی گالیاں بھی میٹھی لگتی ہوں! دیکھئے نا کیسی اچھی بات ہے! اگر کسی روز سوکن کے ساتھ میری لڑائی ہو گئی۔ اور اُس نے مجھے گالیاں دیں تو وہ گالیاں مجھے میٹھی لگیں گی۔ میرے کانوں میں آب حیات کی بارش ہو گی، اور اگر وہ خوش گفتار کبھی مہربانی فرما کر آپ پر ناراض ہو گی۔ تو بھی آپ اُس سے ناراض نہ ہوں گے۔ اور آس کی میٹھی میٹھی مزے دار باتوں سے خوش ہو جائیں گے حق تو یہ ہے۔ کہ اُس پر ناراض ہونے کا خیال تک دل میں نہیں پیدا ہو سکے گا۔ اُس کے منہ پر چونا اور سیاہی ملنے۔ اور بدن پر مٹی کا تیل چھڑکنے کی تو جرأت ہی کس کو ہو گی؟ میں نے یوں ہی تھوڑا ہی لکھا تھا۔ کہ میری سوکن شہر کی لڑکی ہو اگر شہر کی لڑکی میں اتنی صفتیں نہ ہوتیں۔ تو میں اُسے اپنی سوکن بنانے کی کیوں خواہش مند ہوتی؟

یہ سُن کر آپ کو بڑا رنج ہو گا، کہ کنور کی موسی اُس روز اچانک بیمار ہو گئیں، اُن کا علاج معالجہ ہو رہا ہے، ڈاکٹر اور حکیم کہتے ہیں۔ کہ مرض بہت دیرینہ ہے۔ وقت پر علاج شروع نہ کرنے۔ اور پرہیز نہ ہونے کے باعث اس قدر بڑھ گیا ہے، اس کے باوجود بیماری کی پروا نہیں! وہ نہ تو دوا کھانا چاہتی

ہیں۔ اور نہ پرہیز اور باقاعدگی ہی رکھتی ہیں۔ معالجوں کے کہنے کے مطابق اپنا بچاؤ بھی نہیں کرتیں۔ ہزار منع کرو۔ مگر وہ ٹھنڈے پانی سے ہاتھ پاؤں دھونے۔ اور اسی قسم کے اور کام کرنے سے باز نہیں آتیں۔ اسی لئے بیماری بڑھتی جاتی ہے۔

آپ نے اگلے خط میں اپنے آنے کی بات لکھنے کا وعدہ کیا ہے۔

ہم سب بخیریت ہیں۔ اُمید کہ آپ بھی اچھے ہوں گے۔

آپ کی....

Taj Tahir Foundation

شوہر کا خط

میری پیاری...

تمہارا خط عین وقت پر مل گیا تھا۔ لیکن بوجوہ چندورچند اب کے بھی جواب لکھنے میں کچھ دیر ہی ہو گئی۔ کنور کی موسی کی طرح یہاں بھی میرے ایک دوست کی بیوی سخت بیمار ہے۔ میرا دوست یعنی اُس کا شوہر پچاس روپے ماہوار پاتا ہے اور ایک دفتر میں ملازم ہے۔ چونکہ بہت دنوں سے ہم ایک دوسرے

کے پڑوس میں رہتے ہیں۔ اس لئے ہمارا آپس میں اچھا تعلق ہو گیا ہے۔ افسوس اُس شریف آدمی کو آج کل بڑی تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کا حال سُن کر تمہیں بھی رنج ہوگا۔ ڈاکٹر اور حکیم جو دوا یا پرہیزی غذا تجویز کرتے ہیں۔ وہ بے چارہ بازار سے خرید لاتا ہے۔ مگر اُس کی بیوی نہ تو باقاعدہ طور پر دوا استعمال کرتی ہے۔ اور نہ پرہیزی غذا ہی کھاتی ہے۔ انگور یا انار یا اَور کوئی خوش ذائقہ چیز ہوتی ہے۔ تو اپنے لڑکے لڑکیوں کو کھلا دیتی ہے۔ خود نہیں کھاتی۔ کبھی کبھی چھپا کر دوا بھی پھینک دیتی ہے۔ خاوند بہت ضد کرے۔ اور لاکھ بار سر پٹکے۔ تو کہیں بڑی مشکل سے دوا کھاتی ہے۔ صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ دوا کھانے میں بھی سیکڑوں قسم کے اعتراض کرتی ہے۔ "یہ دوا ٹھیک نہیں"۔ "یہ گرم ہے"۔ "یہ ٹھنڈی ہے"۔ "انگریزی دوا کھانے سے دھرم ایمان جاتا رہتا ہے"۔ "پرماتما جو کچھ کرے گا۔ وہی ہوگا"۔ "اگر راضی ہونا تقدیر میں لکھا ہوگا۔ تو دوا کے بغیر بھی ہو جاؤنگی"۔ "تقدیر کے لکھے کو کون مٹا سکتا ہے"۔ بس اسی قسم کی باتیں کیا کرتی ہے۔ اگر ڈاکٹر آگ کے پاس بیٹھنے سے منع کرتے ہیں۔ تو وہ اُن کا کہا نہیں مانتی۔ اور موقع پاتے ہی جھٹ آگ کے پاس جا بیٹھتی ہے۔ جو جی چاہتا ہے۔ کرتی ہے۔ مدّت سے وہ اس مرض میں مُبتلا تھی۔ مگر کسی سے یہاں تک کہ اپنے شوہر

سے بھی کبھی اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ اب افاقے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تکلیف بڑھتی جاتی ہے۔ روپیہ بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اُس کا خاوند تو مایوس ہو گیا ہے۔ اور علاج معالجہ بند کر دینا چاہتا ہے۔ مگر میں سمجھا بجھا کر بدقت تمام اُسے ایسا کرنے سے روک رہا ہوں۔ لیکن اس طرح علاج کرنے سے فائدہ ہی کیا ہو گا؟ جب مریض معالج کا کہنا نہیں مانتا تو مرض کیونکر کم ہو گا؟ ہمارے ملک میں بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو عورتوں کی اس قسم کی جاہلانہ حرکتوں کے باعث خواہ مخواہ تکلیف کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ قربان جائیے ہندوستانی عورتوں کے! بھلا اَوروں کا تو ذکر ہی کیا۔ وہ اپنے خاوند تک سے بھی اپنا مرض پوشیدہ رکھتی ہیں، جب تک بیماری خوب زور نہیں پکڑ جاتی۔ اس وقت تک وہ ایک حرف بھی اپنی زبان سے کسی کو نہیں کہتیں۔ اس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے۔ کہ شروع ہی میں علاج کرنے سے جو مرض تھوڑے سے خرچ اور معمولی دوا دارو سے رفع ہو سکتا تھا۔ بعد ازاں اسے دُور کرنے کے لئے سیکڑوں ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ (اور تکلیف کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں) پھر بھی بعض اوقات کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح بعض کم فہم عورتیں شروع میں بیماری کو چھپا کر دائم المریض ہو جاتی ہیں آپ عمر بھر

تکلیف اُٹھاتی ہیں۔ اور اپنے شوہر - بیٹے۔ اور دوسرے رشتہ داروں کے ماتھے پر کلنگ کا ٹیکا لگا دیتی ہیں۔ ایسی عورتوں کی کمی نہیں۔ مجھے تو ان کے ذکر سے بھی نفرت ہے۔ ہندوستان کا کونسا ایسا گاؤں ہے۔ جہاں اس قسم کی دو چار عورتیں موجود نہیں ہیں؟ جب تک عورتوں کو اعلےٰ تعلیم نہیں دی جائے گی۔ جب تک وہ پڑھ لکھ کر اپنے نیک و بد میں تمیز کرنے کے قابل نہیں ہو جائیں گی۔ اُس وقت تک ان باتوں میں اصلاح ہونی مشکل ہے۔

کنور کی موسی کی علالت کا حال پڑھ کر مجھے بڑا رنج ہوا۔ مگر بات یہ ہے۔ کہ جو عورتیں مرض چھپا کر یا بیماری کی حالت میں دوا کھانے سے پرہیز کر کے عقلمند کہلانا چاہتی ہیں اُن سے مجھے سخت نفرت ہے۔ پرماتما کرے ہمیں کبھی ایسی عقلمند عورت سے پالا نہ پڑے! اس قسم کی عورتوں کی تعداد جس قدر کم ہو جائے۔ اُسے ہندوستان کی خوش قسمتی خیال کرنا چاہیئے۔ سب عورتیں جانتی ہیں۔ کہ خودکشی کرنا گناہ ہے۔ لیکن مرض چھپا کر یا اس کی طرف سے غفلت کر کے بے وقت موت کو دعوت دینا بھی خودکشی سے کم گناہ نہیں۔ اس بات کو وہ نہیں سمجھتیں۔ پرماتما کرے۔ اس ملک کی عورتیں پڑھیں لکھیں اور اُن کی عقل ٹھکانے آجائے!

اس بارے میں مَیں جس قدر غور کرتا ہوں۔ اُتنے ہی زیادہ خیالات میرے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ عورتوں کی بیماری چُھپانے کی عادت اس ملک میں بڑھتی ہی چلی جارہی ہے۔ ہندوستان کی ایک کثیر تعداد ایک نہ ایک مرض میں مُبتلا ہونے کے باعث چُپ چاپ بڑی تکلیف اُٹھا رہی ہے۔ بعض عورتیں دھرم کی دُہائی دے کر اور بعض تقدیر پر بھروسہ کرکے دوا دارو سے کوسوں دُور بھاگتی ہیں۔ عورتوں کا دھرم گیان بھی ایک عجیب چیز ہے! اعلےٰ تعلیم حاصل نہ کرنے اور جاہل ہونے کے باعث یہ بُرے کو اچھا اور اچھے کو بُرا یعنی ادھرم کو دھرم اور دھرم کو ادھرم سمجھ بیٹھی ہیں۔ رسوم قبیحہ اور سوسائٹی کے مذموم۔ قابلِ نفرت رواجوں کو مذہب کا ایک جزو سمجھ کر خواہ مخواہ کی زحمت سر لیتی ہیں۔ آج میرے پاس وقت بہت کم ہے۔ اس لئے اس مضمون پر زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ ہاں اگر کسی روز فرصت اور تسکین ملی۔ تو مذہب۔ رسم و رواج اور اصلاح پر تمہیں کچھ لکھ کر بھیجنے کی کوشش کروں گا۔ آج تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں۔ بھلا یہ تو بتاؤ۔ کہ مذہب کسے کہتے ہیں۔ اور کیا کچھ کرنے سے کوئی شخص مذہب کا پابند کہا جا سکتا ہے؟

تمہاری سوکن لانے کی خواہش کیوں نہیں مِٹتی؟ تم

ایسی عقل مند۔ عمدہ اوصاف والی۔ تعلیم یافتہ۔ تندرست اور خوب صورت بیوی کی موجودگی میں بڑے سے بڑے گنہگار کے دل میں بھی کبھی دوسری شادی کی خواہش پیدا نہیں ہو سکتی۔ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرنا مذہب اور سوسائٹی کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ یہ ایک گناہ عظیم ہے۔ ہنسی دل لگی میں بھی اس قسم کی گناہ آلود بات نہیں کہنی چاہیئے۔ شوہر کے ساتھ دلی عقیدت رکھنے والی پتی برتا۔ وفا شعار بیوی کو بھول کر بھی اس قسم کی بات نہیں کہنی چاہیئے۔ تم بار بار (ہنسی دل لگی ہی میں سہی) مجھے دوسری شادی کرنے کے لئے لکھتی ہو۔ اس کے جواب میں اگر میں دل لگی کے طور پر تمہیں لکھوں۔ کہ تم کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی کر لو۔ تو کیا تمہیں یہ بات اچھی لگے؟ اسے پڑھ کر ناک بھوں نہ چڑھانا۔ معلوم ہے کہ بات کیا ہے؟ جو لوگ شیش محل میں بود و باش رکھتے ہوں انہیں دوسروں پر ڈھیلے نہیں پھینکنے چاہئیں۔ صرف یہی یاد دلانے کے لئے دو ایک باتیں لکھ دی ہیں۔ اُمید ہے۔ تمہیں یہ دل لگی ناگوار نہ گزرے گی۔

میں دس پندرہ روز تک گھر آؤں گا۔ اب کے گھر آکر تمہارا امتحان لوں گا۔ اس اثنا میں مطالعہ جاری رکھنا۔

Taj Tahir Foundation

اگر تم میرے سوالات کا جواب نہیں دے سکو گی۔ تو پھر جانتی ہو۔ کیا ہو گا؟

میں بخیریت ہوں + اپنی خبر خیریت جلد بھیجنا +

بس۔ آج اتنا ہی کافی ہے +

تمہارا پیارا

بیوی کا جواب

میرے سچے رفیق!

آپ کا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی + یہ معلوم کر کے مجھے بڑا افسوس ہوا۔ کہ جس طرح یہاں کنور کی موسی بیمار پڑی ہیں۔ اسی طرح وہاں آپ کے ایک دوست کی بیوی کو ایک مہلک عارضہ لاحق ہو گیا ہے + پرماتما سے میری یہی دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے ملک کی عورتوں کو عقل و فہم عطا کرے تاکہ وہ اپنے شوہر اور معالج کے حسب تجویز دوا اور پرہیزی غذا کے استعمال میں ہرگز کسی قسم کی کوتاہی نہ کریں + میں آپ سے بزور درخواست کرتی ہوں۔ کہ آپ اپنے دوست سے کہیں۔ کہ وہ اپنی بیوی کے طرزِ عمل سے ناخوش اور

Taj Tahir Foundation

مایوس نہ ہوں، عورتوں کی عقل ناقص ہوتی ہے۔ اور نا تعلیم یافتہ ہونے کے باعث وہ اپنے نیک و بد میں تمیز نہیں کر سکتیں، ورنہ کیا کوئی عورت ایسی ہے۔ جو دیدہ و دانستہ اپنے شوہر کو تکلیف دینا چاہے گی؟ یہ سب باتیں مدّنظر رکھ کر اُن سے کہئے۔ کہ وہ اپنی بیوی کا قصور معاف کر دیں۔ اور آہستہ آہستہ میٹھی میٹھی باتوں میں اُس کا فائدہ اور نقصان اسے سمجھا دیں، اگر ایسا ہو گا تبھی اس کے خیالات بدلیں گے، عورتوں میں اتنی عقل نہیں۔ کہ وہ خود بخود سب باتوں کو سمجھ سکیں۔ اور نہ وہ اُن سب نصیحتوں کو جو اُنہیں دی جائیں۔ دماغ میں محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ عورتیں آسانی سے کوئی بات نہ سمجھیں۔ اور مرد اتنی سی بات پر اُن سے ناراض ہو جائیں۔ تو وہ بیچاری کیا کریں؟ اگر عورتوں سے نفرت کی جائے گی۔ اور اُنہیں کچھ لکھایا پڑھایا۔ اور سکھایا نہیں جائے گا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ آگے چل کر اُن کے مردوں کو تکلیف اُٹھانی پڑے گی، اس لئے ہر مرد کو لازم ہے۔ کہ وہ اپنی بیوی کو تعلیم یافتہ بنانے کی کوشش کرے، اگر آپ کے دوست اپنی بیوی کے اس بُرے طرزِ عمل سے ناراض ہو کر علاج معالجہ بند کر بیٹھیں۔ تو بعد ازاں انہی کو تکلیف اُٹھانی پڑے گی۔ ان کی بیوی کا کیا بگڑے گا؟ کیونکہ اُسے

Taj Tamir Foundation

تو بھلے بُرے کی تمیز ہی نہیں۔ اس لئے میں نے آپ سے بڑے زور کے ساتھ درخواست کی ہے۔ کہ آپ اپنے دوست کو سمجھائیں کہ وہ اپنی بیوی کو پیار سے سمجھا بجھا کر نیکی بدی کی طرف سے اُس کی آنکھیں کھول دیں *

یہ سچ ہے۔ کہ ہندوستان کی زیادہ تر عورتیں اپنی تکلیف یا بیماری کا حال آسانی سے کسی کو نہیں بتاتیں۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ بہت سی عورتیں ایک نہ ایک مرض میں مُبتلا رہتی ہیں۔ اور اُن کے شوہروں اور دیگر قریبی رشتہ داروں تک کو اس بات کا علم نہیں ہوتا۔ وہ صرف اسی بھروسے پر کہ مرض خود بخود رفع ہو جائے گا۔ کسی سے اپنی تکلیف کا حال بیان نہیں کرنا چاہتیں۔ مگر وہ اپنے مرض یا تکلیف کا حال اپنے پیارے شوہر سے کس لئے نہیں کہتیں؟ اس کا سبب محض یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے شوہر اُن سے کوئی بات دریافت تک نہیں کرتے۔ "ہماری تکلیف کی بات سُن کر شوہر کے دل پر چوٹ لگے گی۔" "بیماری کا علاج کرانے میں روپیہ خرچ ہوگا"۔ اس قسم کی باتیں سوچ کر اُن کو پوچھے بغیر اپنے شوہر سے کچھ کہنے کی جُراُت ہی نہیں ہوتی! میں نے جن عورتوں سے اس بارے میں گفتگو کی ہے۔ اُن میں سے ایک کثیر تعداد نے عورتوں کے امراض پوشیدہ رکھنے کا یہی سبب بتایا ہے۔

میں عورتوں کی حمایت نہیں کرتی + اس میں کلام نہیں کہ عورتیں اپنی ہی بے وقوفی کے باعث اس قسم کے شکوک و شبہات میں مبتلا رہتی ہیں + لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ عورتوں کی جہالت دور کرنے کے لئے بہت کم مرد کوشش کرتے ہیں + جس طرح سمجھا کر کہنے سے عورتیں سمجھ سکتی ہیں۔ اس طرح سمجھانے اور نصیحت کرنے کی کوشش کتنے مرد کرتے ہیں؟ بہت سے آدمی یہ بھی نہیں سمجھتے۔ کہ ہر شخص ہر چیز کو ہضم نہیں کر سکتا + عورتیں عموماً بے علم ضرور ہوتی ہیں۔ مگر اس کا سبب ہوتا ہے۔ اُن کے شوہروں کی غفلت اور اُنہیں ہر ممکن و مناسب موقع پر نصیحت نہ کرنا۔ تعلیم نسواں کے شدید ترین مخالف بھی اس بات کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ عورتیں اپنے شوہروں کے سمجھانے سکھانے کے باوجود اس قابل نہیں ہوتیں۔ کہ اپنے نیک و بد میں تمیز کر سکیں + افسوس کی بات ہے۔ کہ ان بارے میں مجھ ایسی خوش قسمت عورتیں بہت ہی کم ہیں + میں جو ابھی تک بے وقوف اور جاہل رہی ہوں + تو محض اپنے ہی قصور اور اپنی ہی غلطی سے + یہ بات میں ہزار بار تسلیم کر سکتی ہوں۔ کہ مجھے آپ ہمیشہ ہر ممکن و مناسب موقع پر نصیحت دیتے رہے۔ اور اس میں آپ نے ہرگز کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا +

مذہب کیا ہے؟ اور کیا کچھ کرنے سے کوئی شخص پابند مذہب کہلا سکتا ہے؟ ان سوالوں کا جواب میں کیا دوں؟ یہ سوالات اگر آپ مجھ سے دریافت کرنے کے بجائے کسی درخت سے دریافت کرتے۔ تو شاید وہ اچھا جواب دے سکتا میں تو عام طور پر یہی خیال کرتی ہوں۔ کہ اپنے شوہر کی دل و جان سے خدمت گزاری کرنا ہی عورتوں کا سب سے بڑا دھرم (مذہب یا فرض) ہے، شوہر کی خدمت گزاری کا صرف یہی مطلب نہیں۔ کہ بیوی اپنے شوہر کے پاؤں دھویا یا دبایا کرے بلکہ ہر بات میں شوہر کو آرام دینے۔ اُس کی تکالیف کو رفع کرنے ہر جگہ اور ہر وقت اس کی عزت کرنے۔ ہر بات میں اس کے فائدے کو ملحوظ رکھنے۔ گھر والوں کو آرام پہنچانے۔ شوہر کے عزیزوں کو اپنا عزیز سمجھنے۔ روپے پیسے یا زیور کو اُس کے مقابلے میں خاک مٹی سمجھنے۔ غرض ہر بات میں اُسے ہی سب کچھ اور سب سے بڑھ کر خیال کرنے۔ اور اس کی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھنے ہی میں عورتوں کی بہتری ہے، یہی اُن کا دھرم ہے۔ اور اسی نیک راہ پر چلنے سے اُن کی زندگی آرام اور چین سے گزر سکتی اور عاقبت سنور سکتی ہے، جو عورتیں اپنی ہستی کو فراموش کر کے شوہر کی خدمت گزاری کرتی ہیں۔ وہی اس دُنیا اور اگلے جہاں میں آرام

Taj Tahir Foundation

اور خوشی کی حق دار بنتی ہیں۔ اُنہی کی زندگی کامیاب زندگی کہلا سکتی ہے۔ اس سے بڑھ کر عورتوں کے لئے کوئی دھرم۔ مذہب اور فرض نہیں ہے۔ یہ باتیں لکھتے ہوئے مجھے شرم محسوس ہوتی ہے۔ اور رہ رہ کر خیال آتا ہے۔ کہ اگر میرا جواب غلط ہُوا۔ تو خط پڑھتے وقت آپ کہیں ہنس نہ دیں۔ لہٰذا میں آپ سے معافی کی خواستگار ہوں۔ میں آپ کے ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتی۔ یہ اہم اور دقیق مسئلے آپ ہی مجھے سمجھائیے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ گھر پہنچ کر تمہارا امتحان لوں گا۔ بہت بہتر! مگر یہ تو بتائیے۔ کہ اگر میں امتحان میں فیل ہو گئی۔ تو آپ مجھے کیا انعام دیں گے؟ کیونکہ پاس ہو کر انعام حاصل کرنا تو میں اپنے لئے ناممکن خیال کرتی ہوں۔ لیکن کچھ انعام حاصل کئے بغیر بھی مجھے چین نہیں آئے گا۔ خیر! آپ جلد گھر آنے کی بابت نہ بھولئے گا۔ جب آپ یہاں آئیں گے۔ تو میں آپ سے بہت سی باتیں کہوں گی۔

آپ کے اس خط کو پڑھ کر میری سوکن لانے کی خواہش بالکل جاتی رہی۔ اب میں کبھی بھول کر بھی ایسی بات زبان پر نہیں لاؤں گی۔ میں ہزار لاکھ بار ہاتھ جوڑ کر۔ آپ کے قدموں میں سر جھکا کر نہایت عاجزی اور خلوص کے ساتھ بہ زور درخواست کرتی ہوں۔ کہ آپ بھی پھر کبھی اس بات کا ذکر چھیڑ کر میرا دل نہ

دکھائیے گا۔ میں اب اس قضیے کی بات سُننا نہیں چاہتی۔ جو کچھ ہونا تھا۔ ہوگیا۔ آج یہ بات اچھی طرح میرے ذہن نشین ہوگئی ہے۔ کہ بڑے بڑے اہم معاملات کے متعلق ہنسی دل لگی میں بھی اس قسم کی باتیں نہیں کہنی چاہئیں۔ جن کی بدولت مجھے یہ علم حاصل ہُوا ہے۔ اُن کے قدموں میں دست بستہ آداب عرض کرتی ہوں۔ عورتوں کا خزانہ کہو۔ یا دولت و حشمت کہو۔ شوہر اور صرف شوہر ہی ہے۔ جو عورتیں میری مانند اس دولت و حشمت پر فخر کر سکیں۔ اپنے شوہر کی عزت سے معزز اور اس کی تعلیم سے تعلیم یافتہ بن سکیں۔ اُنہی کی زندگی مُبارک ہے۔ اور اُنہی کو سچّا آرام اور حقیقی خوشی حاصل ہے۔

آپ کی دعا کی طلبگار

Taj Tamir Foundation

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپا

ژ

Taj Tahir Foundation

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین

ز

ے ماپید بحا ۱۴۰ ۱ر

مولوی سید ممتاز علی ۱۲ ۱ر

طہ کا ترجمہ از سید امتیاز علی تاج عہ ر

رجمہ عبدالمجید خاں سالک ۶ ر

یں اسٹیونسن کی الف لیلہ کی ایک داستان ترجمہ سالک عہ ر

ہیرا۔ آر۔ ایل اسٹیونسن کی الف لیلہ کی ایک داستان ترجمہ سالک عہ ر

قصر ساحل۔ آر۔ ایل اسٹیونسن کی الف لیلہ کی ایک داستان ترجمہ سالک عہ ر

نقش فرنگ۔ یورپ کے سفر کے تاثرات از قاضی عبدالغفار صاحب عہ ر

ملنے کا پتہ

دارالاشاعت پنجاب لاہور

گیلانی الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپی